تطہیرِ سُخن

اے جلیؔ دُنیا میں بہرِ زندگی
توشۂ عقبیٰ ہے تطہیرِ سُخن

جلیؔ امروہوی

تطہیرِ سخن

اے جلی دنیا میں بہرِ زندگی
توشۂ عقبیٰ ہے تطہیرِ سخن

کلام

جلی امروہوی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نامِ کتاب ———— تطہیرِ سخن
کلام ———— جلی امروہوی
کتابت ———— رفیع نقوی
پرنٹنگ ———— اوکھائی پریس
اشاعت ———— 2005ء
تعداد ———— ایک ہزار
ہدیہ ———— ۲۰۰ روپے

ملنے کا پتہ

فلیٹ نمبر اے۔۳۴ تیسری منزل بلاک ایس بی اے گلشنِ امین پلازہ
فیڈرل بی ایریا نمبر ۲۱، کراچی

اور

مرکزِ ساداتِ امروہہ، بلاک نمبر ۱۳
فیڈرل بی ایریا، کراچی۔

انتساب

اہلیہ محترمہ اور سارے ہونہار بچّوں کے نام
جو انتہائی محبّت سے میری خدمت کر رہے ہیں۔

جلّی امروہوی

ادارۂ اشاعت
زیرِ اہتمام کُل پاکستان نسیم امروھوی یادگار
کمیٹی، کراچی

فہرست

عنوان	صفحہ
انتساب	۳
فہرست	۵
تبصرے	
گلہائے عقیدت	۷
راغب مرادآبادی	
قادرالکلام سخنور	۹
آفاق صدیقی	
حرمِ ادب کا چراغ جلی	۱۹
قسیم ابن نسیم	
جلی امروہوی بزرگ سخنور ہیں	۲۳
پروفیسر حسن اکبر کمال	
ہدیۂ تشکر (جلی امروہوی)	۲۶
حمدِ باری تعالیٰ	
می کند ہر شے ثنائے کردگار	۳۳
خامۂ مدحت رقم حمدِ خدا تحریر کن	۳۵
طشتِ سخن میں لایا ہوں میں بھی سجا کے پھول	۳۷
اے مرے کلکِ ثنا لکھ یہ عقیدہ اوّل	۳۹
اے خدا تیری جلالت سے مرا خامۂ فن	۴۳
یہ مکاں تیرا، لامکاں تیرا	۴۵
مرے معبود کعبے کی محبت ہے مرے دل میں	۴۷
نعتِ رسولِ مقبول	
دوا شکِ صاف بیمارِ مدینہ	۵۱
افضل ز مرسلین مقامِ محمدؐ است	۵۳
آپؐ کا حسنِ تصور لطف فرماتا رہا	۵۷
اللہ اللہ اُنؐ کی یادوں کا عجب انداز ہے	۵۹
آنسوؤں کے آئینے میں روضۂ پُرنور ہے	۶۱
دل میں حسرت ہے خدایا کہ مدینہ دیکھوں	۶۳
کی اس خلوص سے قلب نے مدحت رسولؐ کی	۶۵
حکمِ صمد سے آئے	۶۷
ضیائے ولا ہے سجادِ محمدؐ	۷۱
وصفِ قرآن رقم کیسے کروں قلبِ حزیں	۷۳
دیکھ کر جلوۂ قرآنِ مبین آج کی رات	۷۵
خلدِ نظر ہے آج بھی فضائے مباہلہ	۷۷
پہلی شہِ لولاک کی زوجہ ہیں خدیجہؓ	۷۹
پیمبرؐ کیلئے بس یوں ہے کردارِ ابوطالبؑ	۸۱
منقبت مولائے کائنات	
مداحِ پیغمبرؐ گشتم، چوں مدحِ حیدرؑ می گفتم	۸۵
ہے ذکر صبح و شام تمہارا علیؑ علیؑ	۸۷
غدیری زمزمہ چھیڑا جو میں نے بزمِ حیدرؑ میں	۸۹
دیکھئے تاریخ میں اسلام کا رہبر ہے کون	۹۱
کیوں نہ آئے بادۂ کوثر ذکرِ حق پرور کے ساتھ	۹۳

عنوان	صفحہ
جسکو ہوس سے جذبۂ غارت گری ملا	۹۵
زمیں کی زیب علیؑ، ثریا آسماں زیب علیؑ	۹۷
مصطفٰےؐ سرور میں گنجینۂ داور کھلا	۹۹
الجھن بھی ہے عزیز مجھے یوں حیات میں	۱۰۱
ہر امامت جلوہ گر ہے جلوۂ داور کے ساتھ	۱۰۳

منقبت جنابِ فاطمہؑ

عنوان	صفحہ
آئیں جب شانِ زہراؑ میں ثناخواں ہو گئیں	۱۰۷
تیرے آئینے میں پرتو ہے مصطفٰےؐ کا	۱۰۹
نصرتِ حق کے لیے دونوں سدا خدمت گزار	۱۱۱
برائے فکر مدحت جب علیؑ سے لو لگاتی ہے	۱۱۳
جلوہ گاہِ مصطفٰےؐ میں حق کا جلوہ عام ہے	۱۱۵
نظارہ خلد منظر کیوں نہ ہو میلادِ اطہرؑ کا	۱۱۷
گردوں سے ہے زمین تک وہ نور انتہا کا	۱۱۹

منقبت امامِ حسنؑ

عنوان	صفحہ
اللہ اللہ کس بلندی پر ہے معیارِ حسنؑ	۱۲۵
حسنؑ کے نام کا طغریٰ جگر پہ ہے مسطور	۱۲۷
اے میرے حق نگار قلم کہہ کے یا حسنؑ	۱۲۹
سیم و زر سے اور زعبِ جبّہ و دستار سے	۱۳۱
جو عقیدوں سے رک جائے وہ اشکِ غم نہیں آتا	۱۳۳
بہرِ سکوں علاجِ دلِ زار چاہیے	۱۳۵
تیرے دستِ پاک میں وہ صلح کی تلوار ہے	۱۳۷

منقبت امامِ حسینؑ

عنوان	صفحہ
نہ کیسے کیف چھائے بزمِ حسنؑ شہِ سروّر سے	۱۴۱
ثنائے شبیرؑ میں جو آگئے	۱۴۳
میں ہوا جس دم ثناخواں محفلِ شبیرؑ میں	۱۴۵
نقوشِ پائے شبیریؑ کچھ ایسے حق نما نکلے	۱۴۷
میں شہؑ کا ثناخواں ہوں میلاد کی محفل ہے	۱۴۹
راستہ روکا اگر ایمان کا	۱۵۱
بزمِ میلاد میں جب شہؑ کا ثناخواں آیا	۱۵۳
میں قصیدہ پڑھ رہا ہوں منقبتِ شبیرؑ کا	۱۵۵
عداوت آدمی سے آدمی کی	۱۵۷
فرزندِ نبیؐ، دوشِ مبارک پہ نہیں	۱۵۹
دوشِ نبیؐ پہ لختِ دلِ بوتراب ہے	۱۶۱
ترے کوشہؑ نے جینے کا ساماں بنا دیا	۱۶۳
السلام اے سالکِ راہِ صمد	۱۶۵
زندگی پر کیف طاری ہے حسینی جام کا	۱۶۷
دو جہاں مدح سرا یوں ہیں برائے شبیرؑ	۱۶۹

منقبت حضرتِ عباسؑ

عنوان	صفحہ
دنیا میں چھڑا جب بھی کچھ قصّۂ سقائی	۱۷۳
محفلِ مولا پہ یوں سجتے ہیں خدّامِ وفا	۱۷۵
غیرِ مولاؑ میں اسی دیدۂ خوں بار کے ساتھ	۱۷۷
سرورِ کونینؐ سے میراث میں پائی وفا	۱۸۱
تو دلبرِ زہراؑ پسرِ شیرِ خدا ہے!	۱۸۳
کعبۂ دیں کی حفاظت کو خدائے جبار	۱۸۵
کیوں نہ آئے جوش پر بحرِ کرم عباسؑ کا	۱۸۷
دیں کے گلشن میں دیکھو یہ تضادِ انتخاب	۱۸۹
درِ آلِ نبیؐ کو چھوڑ کر مسلم کہاں ٹھہرا	۱۹۱

منقبت جنابِ زینبؑ

عنوان	صفحہ
دہر میں مہرِ امامت کی ضیا ہیں زینبؑ	۱۹۳

عنوان | صفحہ

منقبت امامِ زین العابدینؑ

شادماں ہو کر ظہورِ دلبرِ شبیرؑ سے ۱۹۵

غلط ہے یہ سراسر تیغ جوہر دار سے چمکا ۱۹۷

یہ ہے معراجِ محبت تری اسلام کے ساتھ ۱۹۹

منقبت حضرتِ علی اکبرؑ

بولی، دلِ شاعر سے وِلائے علی اکبرؑ ۲۰۱

منقبت حضرتِ قاسمؑ

اک گُلِ باغ امامت ہیں جنابِ قاسمؑ ۲۰۳

منقبت حضرت علی اصغرؑ

تمھاری منقبت یوں خوب صورت ہے علی اصغرؑ ۲۰۵

منقبت امامِ محمد باقرؑ

یادِ یثرب دِل میں ہے لب پر نجف کا نام ہے ۲۰۷

ذکرِ پُرنور سے پھیلی جو ضیائے باقرؑ ۲۰۹

منقبت امامِ جعفر صادقؑ

بشر کو سر بلندی مِل گئی جعفرؑ کی حکمت سے ۲۱۱

منقبت امامِ موسیٰ کاظمؑ

اِس لئے وقفِ نوازش گردشِ ایام ہے ۲۱۳

منقبت امامِ علی رضاؑ

یُوں تَصَدّق ہیں رضاؑ پر سر فروشانِ رضاؑ ۲۱۵

آج آتے ہی لبوں پر آ گئیں مولا کا نام ۲۱۷

منقبت امامِ محمد تقیؑ

وابستہ اس طرح سے ہے تقویٰ تقیؑ کے ساتھ ۲۱۹

منقبت امامِ علی نقیؑ

رہِ طلب میں وہ ہر قدم پر چراغِ دستِ جلا رہے ہیں ۲۲۱

منقبت امامِ حسن عسکریؑ

جشن کے دن لے کے اُمیدِ عطائے عسکریؑ ۲۲۳

منقبت امامِ زمانہؑ

آسماں پر چاندنی فرشِ زمیں پر چاندنی ۲۲۵

اشکوں میں مرے جلوہ سجّاد ہے مولا ۲۲۷

"تطہیرِ سُخن"

گلہائے عقیدت کا چمن

جناب جلّی امروہوی کا شمار بفضلہٖ اکابر ادب میں ہوتا ہے۔ وہ ہر صنفِ سُخن میں شعر کہتے ہیں۔ اور خُوب کہتے ہیں۔ اب جناب جلّی امروہوی کا جو مجموعۂ کلام منصۂ شہود پر آرہا ہے اس کا نام ہی "تطہیرِ سُخن" ہے جو کلامِ طیّب و طاہر ہونے کا آئینہ دار ہے۔ یعنی اِس میں حمد، نعت اور منقبتیں ہیں۔ میرے نزدیک یہ مجموعہ جناب جلّی کی نجات کا باعث ہوگا۔ محبّتِ رسولؐ و آلِ رسولؐ بلاشبہ جزوِ ایمان ہے اور جناب جلّی کو ایمان کی دولت اِسی در سے ملی ہے۔

چند شعر میرے تبصرے کی روشنی میں ملاحظہ کیجئے۔

حمدِ باری تعالیٰ:

خامۂ مدحت رقم حمدِ خُدا تحریر کُن
برتر از برتر سِوا از ماسِوا تحریر کُن

لمحہ لمحہ بہرِ عالم رازق و رُوزی رَساں
بندگاں را بخشش وجُود وسخا تحریر کُن

بہرِ عرفان و یقیں در محفلِ کون و مکاں
جَلوہ ریز و جلوہ زا جَلوہ نُما تحریرِ کُن

طشتِ سخن میں لایا ہوں میں بھی سجا کے پھُول
اے ربِّ دو جہاں تری حمد و ثنا کے پھُول
جتنے چنے ہیں لفظ تری حمد کے لئے
یہ سب ہیں تیرے گلشنِ لُطف و عطا کے پھُول
یہ دشت و کوہسار نہیں ہیں زمین پر
بکھرے ہوئے ہیں مالکِ ارض و سما کے پھُول

عالم بہ بیں کہ در شبِ اسریٰ بہ عرشِ پاک
تا حدِ دو کمان خرامِ محمدؐ است
افضل ز مُرسلین مقامِ محمدؐ است
تکوینِ کائنات بنامِ محمدؐ است

زفیضِ حُسنِ سُلطانِ دو عالم
گُلِ تر گشت ہر خارِ مدینہ

مجھے یقین ہے کہ تطہیرِ سخن قبولِ عام کی سند حاصل کریگی۔

راغبؔ مرادآبادی

کہنہ مشق و قادرالکلام سخنور

"شاعرِ تطہیرِ سخن" مداحِ رسولِ ذوالمنن

محترم جلّی امروہوی بجا طور پر علم و ادب کے شائقین کے لئے ایک معتبر اور قابلِ قدر شخصیت ہیں۔ موصوف نے اپنی عمرِ عزیز کا بیشتر حصہ درس و تدریس اور علم و ادب کی پُرخلوص خدمت میں گزارا وہ نہ صرف ایک ممتاز ماہرِ تعلیم بلکہ ہمہ جہت سخن ور ہیں۔ وطن مالوف امروہہ کی مردم خیز سرزمین جہاں قیامِ پاکستان سے پہلے ذہنی تربیت کے مراحل طے کئے جو سخن شناسی اور سخن طرازی کے لئے لازمی ہیں۔

ایک کہنہ مشق اور پُرگو شاعر کی حیثیت سے جلّی امروہوی نے صنفِ غزل کے نکھار کو پُربہار بنانے میں جو خونِ جگر صرف کیا ہے اُس کی نمود پہلے شعری مجموعے "شہرِ سخن" میں کئی برس پہلے ہو چکی ہے۔

یہ سعادت مجھے بھی حاصل ہوئی کہ شہرِ سخن کے محاسنِ کلام پر جو کچھ میں نے تحریر کیا تھا اِسے شاملِ اشاعت کیا گیا اور میرے لئے یہ بات باعثِ اعزاز ہے کہ ایک ایسے صاحبِ سخن کی کتاب میں میرے تاثرات شامل ہوں جس نے قریب قریب ستر برس اس کوچے میں گزارے ہیں۔

جسے کوچۂ سُخن کہتے ہیں۔

جلی امروہوی کی شاعری میں چاہے وہ غزلیں ہوں یا نظمیں۔ محاسنِ شعری کا رکھ رکھاؤ بڑی عمدگی سے ملتا ہے لفظی اور معنوی صنعتوں نے اُن کے کلام کو اعلیٰ جمالیاتی صفات سے بہرہ ور کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ مثال کے طور پر اِن غزلوں کے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

سرزمینِ شاعری پر فکر کے رنگیں محل
دیدۂ ادراک سے شہرِ سُخن میں دیکھئے

بال کھولے ہوئے کیوں آگئے پردے کے قریب
مَیں نے آواز سنائی تھی پکارا تو نہ تھا

وہم و گماں نے آس بندھائی تمام رات
آہٹ خرامِ ناز کی آئی تمام رات

اس آخری شعر سے اندازہ ہوتا ہے کہ جلی صاحب نے حسرت موہانی اور اُن سے پہلے کے ممتاز کلاسیکی غزل گو شعراء کے کلام سے کسبِ فیض کرنے میں بھی اپنی انفرادیت کو قائم رکھا ہے۔ اب صرف ایک شعر اور پیش کرتا ہوں جس میں روحانی کرب ناکی کا اظہار اچھوتے انداز میں ہوا ہے۔

وہ پھول سلامت ہیں نہ وہ شاخِ نشیمن!

ہم جا کے چمن کس سے ملاقات کریں گے!

ہماری کلاسیکی اور نیم کلاسیکی شاعری میں حمد، نعت، منقبت، سلام اور مرثیہ وغیرہ کو جو مقام حاصل ہوا ہے وہ محتاجِ بیان نہیں۔ اس ضمن میں یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ جو نئی نئی کتابیں شائع ہوتی رہتی ہیں ان میں مذکورہ بالا مقدس اصناف سے تعلق رکھنے والی شعری تخلیقات کی شمولیت ہماری تہذیب و ثقافت اور دینی بصیرت کا اظہار ہے۔

جلّی صاحب فارسی شعریات پر بھی گہری نظر رکھتے ہیں جس کا ثبوت اس مجموعے میں شاملِ اشاعت نعتوں اور دیگر اصناف سے ظاہر ہوتا ہے۔ جن میں ایک نعت کا مطلع کچھ یوں ہے۔

افضل ز مرسلین مقامِ محمدؐ است

تکوینِ کائنات بنامِ محمدؐ است

ایک اور دوسری نعت میں فرماتے ہیں ؎

بہرِ عرفان و یقیں در محفلِ کون و مکاں

جلوہ ریزد جلوہ زا جلوہ نُما تحریر کن

حمدِ ربِّ جلیل کا سلسلہ بحرِ بیکراں کا درجہ رکھتا ہے فارسی میں جو حمدیہ کلام حضرت جلّی کا مجھے پڑھنے کو ملا اس کی جھلک درجِ ذیل اشعار میں ملاحظہ ہو۔

خامۂ مدحت رقم حمدِ خدا تحریر کُن!
برتر از برتر سوا از ماسوا تحریر کن

می کند ہر شے تنزلِ کردگار
بے شمار و بے شمار و بے شمار

اُردو میں جو حمدیہ کلام نظر نواز ہوا اُس میں فارسی آمیز مرکبات لفظی کا رنگ و آہنگ ذواللسانی، اکتسابِ علم کا مظہر ہے مثلاً

اے مرے کلکِ ثنا لکھ یہ عقیدہ اوّل!
حمدِ باری ہے عبادات میں سب سے افضل

تو نے جب چاند کے چہرے سے ہٹایا بادل
یُوں لگا جیسے رُخِ حور سے سرکا آنچل

نُورِ خورشید سے برسا کے زمیں پر سُونا
ہر طرف تو نے بچھا دی ہے سُنہری مخمل

مندرجہ بالا اشعار میں محسؔن کاکوروی کے قصیدہ جیسی کیفیت ہے۔
ایک اور حمد میں فرماتے ہیں ؎

اے خدا تیری جلالت سے مراخامۂ فن
حمد کی سطح پہ لرزاں ہے مثالِ سوسن
تو نے سورج کو دیا نور کا ایسا مخزن
ہو گئی بزمِ جہاں جس کی ضیا سے روشن
جستجو لاکھ کرے عقل کہ تجھ تک پہنچے
تو کہاں اور کہاں فکرِ بشر کا توسن

اِس میں شک نہیں کہ جب تک لفظ و بیاں پر مناسب و موزوں اظہار کی قدرت حاصل نہ ہو محض تخلیقی صلاحیت کارگر نہیں ہوتی۔

جلیؔ صاحب مناسبتِ لفظی، رعایتِ لفظی، اور نشستِ الفاظ کا بڑا خیال رکھتے ہیں اور میرے خیال میں یہ کمالِ فنِ شاعری کے رموز و علائم پر دسترس رکھنے کی دلیل ہے:

ایسا نہیں ہے کہ انھوں نے اپنے کلام میں مرعوب کُن آورد کو روا رکھا ہو۔ بلکہ کلام کی برجستگی اور شستگی و شائستگی یہ ظاہر کرتی ہے کہ وہ سادہ اور سلیس الفاظ کے ذریعے بھی مضامین تازہ کو گرفت میں لانے کا آرٹ جانتے ہیں مثلاً

میرے خالق ہر اک جہاں تیرا — یہ مکاں تیرا لامکاں تیرا
ذرہ، ذرہ ہے ترجماں تیرا — بوٹا بوٹا ہے مظہرِ قدرت

جی تو چاہتا ہے کہ ایسے ہی کئی اور اشعار پیش کروں مگر یہ خیال غالب ہے

کہ جب کتابی صورت میں قارئین کے روبرو یہ شعری مجموعہ آرہا ہے تو صرف اپنی تالیفِ قلب و نظر کے لئے چند اشعار ہی کافی ہیں۔

حمد و نعت کے چمنستانِ تقدس سے گزر کر جب موصوف کی تطہیرِ سخن میں منقبتوں کو دیکھا تو احساس ہوا کہ اس سلسلے میں بھی ایک ایسا جہانِ معانی اِس کتاب میں موجود ہے کہ جس کی موجودگی خیر و برکت اور عقیدت و محبت کے جذبوں سے بھرپور ہے۔ کہیں جناب ابوطالبؑ کی مدحت کا سماں ہے کہیں حضرت خدیجۃ الکبریٰؑ، کی ثنا خوانی، کہیں محسنِ انسانیت سرورِ دو عالم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بے پناہ عقیدت و محبت کا اظہار اور شانِ رسالتؐ کے شاہکار اشعار کہیں حضرت علیؑ کی مدح خوانی کے دلکش نقوشِ معانی جو اُردو میں بھی ہیں اور فارسی میں بھی کہیں خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہراؑ کی تعریف و توصیف کے عارفانہ والہانہ اشعار تو کہیں حضرت حسنؑ و حسینؑ اور حضرت عباسِؑ علمدار کی صفاتِ عالیہ کے حضور میں گلہائے عقیدت و محبت کی بوچھار ساتھ ہی آئمہ کرام مثلاً امام زین العابدینؑ، امام محمد تقیؑ، امام حسن عسکریؑ اور دیگر بزرگانِ دین کی شانِ اقدس میں دِل کی گہرائیوں سے رونما ہونے والے اشعارِ دل پذیر حلّی امروہوی کی قدرتِ کلام کا عکسِ جمیل ہیں۔ جن کی چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔

درمدحِ امام عسکریؑ: جشن کے دن لے کے امیدِ عطائے عسکریؑ
کاسۂ دل لے کے آئے ہیں گدائے عسکریؑ

ایسا لگتا ہے مجھے جیسے حضورِ مصطفیٰؐ
کر رہا ہوں میں مدینے میں ثنائے عسکریؑ

منقبت بہ شانِ جنابِ زینبؑ

دہر میں نورِ امامت کی ضیا ہیں زینبؑ
عرشِ اوصاف پہ یوں جلوہ نما ہیں زینبؑ
کیوں نہ ہوں وقتِ خوشی محوِ تشکر حیدرؑ
نُصرتِ حق کے لئے حق کی عطا ہیں زینبؑ

ان اشعار میں شخصی تقدس اور عقیدت و احترام کے اظہار سے قطعِ نظر پختہ کلامی کا احساس، شاعری کے فن اور فنی لوازمات پر عبور رکھنے کا سلیقہ نمایاں کرتا ہے۔

ہماری دینی روایات میں ایسے اکابرین کی تکریم تاریخ کا بہت ہی روشن باب ہے جن کی شخصیت ماہ و انجم کی طرح روشن ہے۔

حضرت خدیجۃؓ الکبریٰ، حضرت فاطمۃ الزہراؑ، حضرت علیؑ، حضرت امام حُسینؑ اور مندرجہ بالا منقبتوں سے تعلق رکھنے والی ہستیاں واقعی اتنی معتبر اور محترم ہیں کہ ان کی شان میں شاعرِ موصوف نے جو منقبتیں کہیں ہیں اُن کو پڑھ کر ہر قاری یہ محسوس کرے گا کہ حفظِ مراتب اور ذات و صفات کی عظمت و رفعت کا لحاظ رکھتے ہوئے کتنی عُمدگی سے منقبت گوئی کا حق ادا کیا ہے۔ جس کی چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی کی شان میں

ہمراہِ نبی وقف رہی ذاتِ گرامی
یوں دین کی آنکھوں کا ستارا ہیں خدیجہ رض

ہستیِ مُبارک ہے فضائل سے مُزیّن
یہ حدِ شرف، مادرِ زہرؑا ہیں خدیجہ رض

درمدحِ علیؑ ابنِ ابی طالبؑ

فارسی اور اُردو دونوں زبانوں میں مدح کے اشعار اس مجموعہ میں موجود ہیں۔ قارئین اُن سے مستفیض ہوں گے۔ ایک منقبت میں مولا علیؑ مشکل کشاء کی شریکِ حیات کا ذکرِ خیر بھی کچھ اِس طرح شامل ہے۔

نُصرتِ حق کے رہے دونوں سدا خدمت گزار
بنتِ پیغمبرؐ کی چادر شیرِ حق کی ذُوالفقار
مدحِ حیدرؑ مجھ سے سُن کر بہ جوشِ انبساط
جھُومتے ہیں گلشنِ جنّت میں رِضواں باربار

حضرت امامِ حُسینؑ کی شان میں :

دو جہاں مدح سرا یوں ہیں برائے شبیرؑ
نعتِ سرکارِ دو عالمؐ ہے ثنائے شبیرؑ

یک بیک ہو گئیں آیاتِ الٰہی شاداں
آج آغوشِ پیمبرؐ میں جو آئے شبیرؑ

حضرت جلی امروہوی کا کلام بلاغتِ نظام ایک بھرپور مقالہ چاہتا ہے۔ کیونکہ شاعری کے فنّی رموز و نکات کے ساتھ ان کے ذخیرۂ شعری میں حمد، نعت اور منقبت جیسی اصناف کے تعلّق سے تاریخ، فلسفہ، دینی علوم اور سماجی سائنس کا شعور و ادراک بڑی گہرائی اور گیرائی کے ساتھ موجود ہے۔ انھوں نے بڑے توازن اور حق گوئی و بے باکی کی صفات کو اپنے لہجے میں جذب کرتے ہوئے شعر و سخن کے وہ نمونے پیش کئے ہیں جن میں ہمارے کلاسیکی اساتذہ کی زمینوں کو بھی خوش اسلوبی سے برتا گیا ہے۔ مثال کے طور پر جناب مولودِ کعبہ کے یہ اشعار:

مُصطفٰےؐ مسرور ہیں گنجینۂ داور کھُلا
علم کی بارہ دری کا آج پہلا در کھُلا

دستِ حیدرؑ میں خوشی سے مُسکرائی ذوالفقار
جب دمِ پیکار دو ہو کر سرِ عنتر کھُلا

یوں بہادر تو بہت تھے جنگِ خیبر میں مگر
کس جری کے ہاتھ سے دروازۂ خیبر کھُلا

اُردو شعر و ادب کی تاریخ ہی میں نہیں بلکہ عالمی ادب کی تاریخ میں سیّد الشہداء حضرتِ امام حسینؑ کی شانِ اقدس میں شعری اور نثری تصانیف کا شمار مشکل ہے۔ جلّی صاحب نے مقامِ شبیریؑ اور مدحتِ شبیریؑ کو بقول ان کے کچھ اِس طرح برتا ہے۔

اے جلّی مدحتِ شبیرؑ سے ہو کر مسرور
جام کوثر تجھے دیتا ہے خدائے شبیرؑ

خوں چکاں سانحۂ کربلا رہتی دنیا تک عظمتِ انسانی اور سرفرازانِ کربلا کی رفعتِ کردار کا لافانی نقش رہے گا۔

داستانِ کربلا کا ایک زندۂ جاوید کردار سیّد الشہداءؑ کی بہن حضرت زینبؑ کا ہے۔ جنھوں نے دربارِ یزیدی کو کلمۂ حق سے لرزہ بر اندم کر دیا تھا۔

جلّی صاحب نے حضرت زینبؑ کی شان میں بھی عقیدت و محبت کے جذبات و احساسات کو اپنے کلام میں طرحداری سے پیش کیا ہے۔ مثلاً فرماتے ہیں:

چادرِ زینبؑ نے اور سجّاد کی زنجیر نے کام دونوں نے کیا اسلام کی تعمیر کا

آفاق صدیقی

۷ رجنوری ۲۰۰۵ء

حرمِ ادب کا چراغِ جلیؔ

۱۹۲۲ء سے اگر پوچھا جائے تو یہی کہے گی کہ جس کا تولّد ہی ادبی فضا میں ہُوا ہو اُس کے متعلق یہ کہنا کہ اہلِ ادب صاحبِ سخن ہے کوئی بڑی اور قابلِ ذکر بات نہیں۔ سیّد منجلی حسن جلیؔ امروہوی نے پیدا ہوتے ہی اذانِ شہادت خدا اور محمدؐ وآلِ محمدؐ کے ساتھ ساتھ اذانِ سخن بھی سُنی جو گوشِ فطرت سے سفر کر کے دِل میں جاگزیں ہو گئی۔ اور جیسے ہی آنکھ کھولی تو سامنے قاضی سیّد علی حسن عاجزؔ امروہوی جیسی ادبی شخصیت باپ کی صورت میں سامنے نظر آئی جسے جلیؔ امروہوی کی نظروں نے اپنی چشمِ بصیرت کے جُزدان میں محفوظ کر لیا۔

اور اُن کا عہدِ طفلی عاجزؔ کی ادبی آغوش کی زینت بن گیا۔ آغازِ کمسنی نے سب سے پہلا قدم نور المدارس کی نورانی دہلیز پر رکھا، جہاں مولوی عبادت حسین قبلہ کلیمؔ کے تعلیمی تکلّم کی پُرکشش آوازیں، سیّد معصوم حسین نجمؔ کی تابانی درس، جلیؔ امروہوی کی ابتدائی سرمایہ بن گئے۔ پھر سیّد المدارس کے اُستاد مولوی سیّد نسیم حسن قبلہ ہلالؔ کی علمی چمک نے جلیؔ کو جلی کی کمسنی ہی میں فکرِ جواں عطا کر دی۔ یعنی مشقِ سخن کا آغاز کمسنی ہی

سے ہوگیا۔

آج کے تبصرہ نگار اور نقادِ فن کو منصفانہ نگاہ سے یہی کہنا چاہیے کہ اگر فکرِ جلی امروہوی کو ۱۹۳۸ء کی چشمِ فضا سے دیکھا جائے تو وہ اپنی شاعری کے ابتدائی عہد میں جدید طرزِ سخن کے شاعر نظر آتے ہیں اور اگر ۲۰۰۴ء کی نظروں سے دیکھا جائے تو وہ قدیم فکر کے نمائندہ معلوم ہونگے۔

لیکن اِس بات کا منکر نہیں ہونا چاہیے کہ جلی امروہوی آج بھی اپنی شاعری کو پختہ خیالی کے سانچے میں ڈھالے ہوئے ہیں۔ ان کی غزل، نظم، حمد، منقبت، سلام غرض کہ ہر صنفِ سخن علمی گوشوں، پیغام صداقت، انقلابیت، عقیدت اور خصوصاً مودّت کے دائرۂ قوانینِ سخن سے باہر نہیں۔ اِن کی شاعری قافیہ ردیف کی پابند تو ہے مگر قافیہ، ردیف کی سجاوٹ کی حد تک محدود نہیں ہے۔ اُنھوں نے اپنے کلام کو کاغذ کی زینت تو بنایا ہے مگر اپنے افکار کو کاغذ کے زنداں میں قید نہیں کیا، ان کے مصرعوں میں ٹنکے ہوئے الفاظ آسمانِ سخن پر کہکشاں کی طرح چمکتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

ناظر اور سامع اِن کے کلام کو اپنے طاقِ دل میں سجا لیتا ہے۔ انکے اشعار کا ہر لفظ چمنِ سخن کا ایک تابندہ پھول معلوم ہوتا ہے جس میں قدیم و جدید کے امتزاج کی خوشبو کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔

جلی امروہوی جب میدانِ سخن میں علم قلم لے کر آتے ہیں تو وہ اِس علم کو کسی صورت سرنگوں نہیں ہونے دیتے اور عقیدت کا رجز پڑھتے

ہوئے گمان وقیاس کو روندتے ہوئے آگے بڑھ جاتے ہیں۔

"شہرِ سخن" سے "تطہیرِ سخن" تک جلی امروہوی کی فکر کا سفر یہی کہتا ہے کہ وہ سچائی پسند ہیں، اِسی لئے اُنھوں نے محمدؐ وآلِ محمدؐ کی توصیف وثنا کو اپنی شاعری کا محور بنایا ہے، اِس عقیدت کی انتہا تو یہ ہے کہ اُن کی غزل بھی "کربلائی" نظر آتی ہے۔

جلی امروہوی عملاً ایک مذہبی شخصیت ہیں، اُنکے افکار مصلحتِ وقت کی قید سے آزاد ہیں، موصوف اپنی فکر کو کسی صورت وقت کا تابع رکھنے کو تیار نہیں۔ آپ تاسیِ اسلاف کے حامی تو ہیں مگر کسی بھی رُخ سے اپنا ذاتی تخلیقی رنگ نہیں بدلتے۔

ان کی اپنی فکر ہے، اپنی سوچ ہے، اپنا اُسلوب ہے اپنا زاویۂ خیال ہے ان کی اپنی دُنیائے سخنوری ہے جو عالمِ فکر مصحفی کی نمائندگی بھی کرتی ہے۔

ان کے ہاں خوشیاں، غم، آنسو، آہ، واہ سب عقیدت کے باغ کی ہریالی ہیں۔ جنھوں نے برِّ صغیر میں اپنے امروہہ کی ادبی تابشوں کو اِتنی وسعت عطا کی کہ آج ان کا نام نسیم امروہوی، رئیس امروہوی اور اور یکتا امروہوی کے بعد کی فہرستِ سخنور میں صفِ اوّل پر آتا ہے۔

جلی امروہوی کے لئے اِس سے بڑی اعزاز کی بات کیا ہوگی کہ انھوں نے ماضیِ سخن کو حالِ سخن سے مربوط کر کے آنے والی نسلوں کیلئے

جدّتِ تخلیقِ شعر کی راہیں ہموار کر دیں۔
اب میں اُن کے چند اشعار اپنے تبصرے کی روشنی میں پیش کرتا ہوں ملاحظہ ہوں۔

❁

اُس خزاں دیدہ گلُستاں کے گلُوں کی بات کیا
ہم کو اپنے دشت کے کانٹے بھی یاد آتے رہے

❁

جنگ کرتی رہی گردابِ بلا سے برسوں
میں وہ کشتی ہوں جسے پھر بھی کنارا نہ ملا

❁

دہر میں جو طالبِ مرضیِ حق ہیں اے جلی
وہ کہاں کرتے ہیں شکوہ گردشِ تقدیر کا

❁

اب بھی بجھ جاتے ہیں ایوانِ ستم کے فانوس
جب بھی چلتی ہے ذرا بادِ لوائے شبیرؑ

❁

ان کے کردار کی کیونکر نہ تجلّی پھیلے
شام میں روشنیِ کرب و بلا ہیں زینبؑ

روکتے ہو تم عزاداری مگر یہ سوچ لو!
ہم نے سیکھا ہے وفا والوں سے اقدامِ وفا

میری خداوندِ کریم سے دُعا ہے کہ بہ تصدقِ محمدؐ و آلِ محمدؐ حرمِ ادب کا یہ چراغِ جلّی دُنیائے سخن کو اپنی حیات کی روشنی عطا کرتا رہے۔ آمین

بقلم
قسیم ابنِ نسیم امروہوی
۴ ستمبر ۲۰۰۴ء

جنابؔ جلّی امروہوی

کہنہ مشق اور بزرگ سخنور ہیں

جناب جلّی امروہوی ایک کہنہ مشق اور بزرگ سخنور ہیں۔ اگرچہ وہ مشاعروں میں کم کم شریک ہوتے ہیں مگر جب سُخن سرا ہوتے ہیں تو بُلندیِ فکر، تاثیرِ کلام اور زبان و بیان پر متأثر کُن دسترس کی بنا پر مزید برآں، اپنے مخصوص طرزِ ادا اور خوش آہنگی کی بدولت سامعین کے حلقوں میں تادیر یاد رکھے جاتے ہیں اور خاص طور پر نئی نسل کے شعراء کے لئے جناب جلّی امروہوی کا کلام اکتسابِ رموزِ ہنر کا وسیلہ ہے۔ اُن کے رِثائی کلام کے ہر لفظ سے مودّتِ اہلِ بیتِ اطہار کی خُوشبو پھُوٹ کر قارئین کے قلب و جاں کو مُعطّر کرتی ہے۔

کسی بھی اہلِ سُخن کے کلام میں تاثیر، اخلاص اور ریاضتِ پیہم کی بدولت پیدا ہوتی ہے۔ جناب جلّی امروہوی کا قلبِ گداز، فخرِ موجودات باعثِ تخلیقِ کائنات حضرت ختمی مرتبتؐ اور اہلِ بیتؑ سے بے پناہ عقیدت اور محبت کا مخزن معلوم ہوتا ہے۔ یہی سبب ہے کہ اُن کے کلام میں والہانہ عرضِ مودّت نے نہایت اثر انگیز اور فیض رساں کیفیت پیدا کر دی ہے۔

اِس مجموعۂ تطہیرِ سُخن میں عقائد اور منقبت کے جلوے ہیں اور احساسات کے اظہار میں سادگی اور سلاست ہے اور جلّی امروہوی نے رواں بحروں میں، لفظ کے سلیقۂ انتخاب کے ساتھ اپنے جذبۂ عقیدت کو پیرہنِ لفظ عطا کیا ہے۔ یہ اَمر بھی حد درجہ لائقِ تحسین اور قابلِ رشک ہے کہ حسبِ توقع جناب جلّی امروہوی نے آدب و احترام اور حفظِ مراتب کا بطورِ خاص خیال رکھا ہے ورنہ دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض اوقات لائقِ دُرود و سلام فلک مقام ذواتِ مقدسہ کے حوالے سے عرضِ مدحت کے ضمن میں آدابِ ثنا گوئی اور اظہارِ عقیدت و مودّت کے باوقار، شایانِ شان اور حاملِ تعظیم و تکریم پیرائے کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے جو کہ ہرگز مستحسن عمل نہیں ہے۔

جناب جلّی امروہوی کے کلام سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ وہ اُن متبرک ہستیوں سے قلبی و رُوحانی تمسّک کو سرمایۂ جاں اور توشۂ آخرت جانتے ہیں۔ میں اِس مجموعے کی اشاعت پہ ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں۔

پروفیسر حسن اکبر کمال

ہدیۂ تشکّر

غزلیات پر مشتمل مجموعہ "شہرِ سخن" نقّادانِ سخن کی فنی کسوٹی سے گزر کر قبولِ عام کی سند حاصل کر چکا ہے۔ "شہرِ سخن" کے بعد حمد و نعت اور منقبتوں پر مشتمل مجموعہ "تطہیرِ سخن" منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو رہا ہے۔ "تطہیرِ سخن" محمدؐ وآلِ محمدؐ کی وِلا سے میری وابستگی اور والہانہ عقیدت کا مظہر ہے۔ مجھے فخر ہے کہ میری وابستگی ایسی عظیم المرتبت ذواتِ مقدسہ سے ہے جو کائنات میں ارفع و اعلیٰ منزلت پر فائز ہیں۔ انسانیت کی نجات دہندہ ہیں اہلبیتِ اطہارؑ نے نامساعد حالات کے باوجود اپنی تعلیماتِ حقّہ اور سیرتِ طیّبہ کے ذریعے کفر و نفاق کی آندھیوں میں بھی شریعتِ محمدی کے چراغ روشن رکھے اور اپنی لازوال قربانیوں کی وساطت سے قرآن و سنّت کو دُنیا میں زندہ و پائندہ رکھا۔ چنانچہ خداوندِ کریم نے سورۃ الشعراء کی آیت نمبر ۲۲۷ میں ارشاد فرمایا۔ ایمان والے باعمل اور اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر کرنے والے شعراء کی تعریف کی ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ شعراء شعروں کے ذریعے کفّار پر تیر برساتے ہیں۔ آپؐ نے حسّان بن ثابت سے ارشاد کیا کہ تم کفّار کی مذمت کیا

کرو۔ فرزندِ رسولؐ جناب امامِ جعفرِ صادقؑ فرماتے ہیں کہ جو ہمارے حق میں ایک بیت کہے تو خداوندِ عالم اُس کے لئے جنت میں ایک گھر تعمیر کریگا۔ ہمارے ممدوح ایسے سخی ہیں کہ رزقِ شکم کے ساتھ ساتھ رزقِ علم بھی عطا کرتے ہیں۔ ایک حرف بھی ان کی اجازت کے بغیر حرکت نہیں کرتا۔ یہی ائمہ کرام علم کا منبع و سرچشمہ ہیں جو بھی خوش قسمت ان کے درِ پاک سے متمسّک ہو گیا وہ علم کی دولت سے فیضیاب ہوا جناب حسّان بن ثابت، جناب فرزدق، جناب دعبلِ خزاعیؑ جناب کمیت اور دیگر شعراء عظام اِسی درِ پُر نور سے دولتِ علم پاکر شہرت کی بلندیوں پر پہنچے۔ امروہہ کی سرزمین کے شعراء بھی اِسی در کے بھکاری تھے۔ یہ شعراء کرام بڑے خوبصورت اور عقیدت افروز قصیدے پڑھا کرتے تھے اور محفلوں سے بڑی داد و تحسین پاتے۔ میں بھی وہی شوقِ ثنا گوئی اور وہی جذبۂ مدّاحی اپنے سینے میں لے کر ہندوستان سے پاکستان آیا۔ وہاں کی رُوح پرور محافل کی یادیں آج بھی میرے دل و دماغ پر چھائی ہوئی ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ سرزمینِ امروہہ کی فکری اور ذہنی تربیت نے کراچی آکر بھی میرے ذوقِ شعری کی آبیاری جاری رکھی اور یہاں کراچی آکر بھی میرے محترم و بزرگ بھائی سیّد سخی حسن عارف امروہوی (مرحوم) کی مشفقانہ و اُستادانہ رہنمائی نے میری شاعرانہ صلاحیتوں کو بالیدگی و تابندگی بخشی پروردگارِ عالم بطفیل محمدؐ و آلِ محمدؐ

عارؔف امروہوی کی رُوح کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور درجاتِ عالیہ سے نوازے۔ اِس موقع پر اگر میں اُن احباب کا ذکر نہ کروں جن کے ساتھ محفلوں اور مشاعروں میں شرکت کیا کرتا تھا تو یہ ناانصافی اور احسان فراموشی ہوگی۔ اُنھوں نے ہمیشہ میری حوصلہ افزائی فرمائی اُن کی رفاقت میری زندگی کا ایک سرمایہ ہے۔ اپنے حافظے کی بنیاد پر صرف ایک ایک شعر اُن شعرائے عظام کا قارئینِ باتمکین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

جذبۂ شوقِ شہادت کس قدر ہے تیز تر
چل نہیں سکتی جوانی آپ علی اکبرؑ کے ساتھ

حیاؔت امروہوی

آغوشِ خدیجہؑ میں سرمایہ ہے عِصمت کا
یُوں حق سے صِلہ پایا بخشی ہوئی دولت کا

عاؔلی جونپوری

وہ تو یہ کہیے کہ دروازہ شکستہ ہوگیا
ورنہ دیواریں بھی کھنچ آتیں درِ خیبر کے ساتھ

تجمّلؔ لکھنوی

زہراؑ نے زندگی بھر اِس کا خیال رکھا
فِضّہ نہ مبتلا ہو احساسِ کمتری میں

عارؔف امروہوی

فاطمہؑ کی گود میں بعدِ حَسَنؑ آئے حُسینؑ
وہ بھی تھا احسان یہ احسان در احسان ہے
ظفؔر جونپوری

مُستند تاریخِ اسلامی کہاں لکھی گئی
تخت کو منبر بنا کر داستاں لکھی گئی
شاہؔد نقوی

ظُلمتِ کُفر تھی محیطِ جہاں
آپؐ آئے تو روشنی آئی!
راغبؔ مرادآبادی

مِدحتِ شاہِ مدینہ کا صِلہ کیا مانگتے
درد میں مِلنے لگی لذّت دَوا کیا مانگتے
وحیؔد ہاشمی

اِس کتاب کی اشاعت سے میری اہلیہ محترمہ سعادتمند داماد کی نیک تمنائیں بر آئیں۔ اور میری اطاعت گزار بہو دُلہن فرماں بردار صاحب زادے ایس۔ ایم۔ حیدر۔ ایم۔ آر۔ سی۔ پی (لندن) کی دِلی مُرادیں پوری ہوئیں اور میرے سارے پیارے بچّوں کو نہایت روحانی خوشی حاصل ہوئی۔ میرے سارے احباب و مخلصین کو قلبی مُسّرت ملی۔ اِس رُوح پَرور انبساط کے موقعے پر اِن سب کی خدمت

میں ہدیۂ تبریک نذر کرتا ہوں اور بارگاہِ ایزدی میں دست بہ دعا ہوں کہ حقیر کے اِس منقبتی مجموعہ "تطہیرِ سخن"، کو چہاردہ معصومینؑ کے صدقے میں میری نجات و مغفرت کا وسیلہ قرار دے۔

آخر میں جناب راغبؔ مرادآبادی، جناب پروفیسر آفاق صدیقی، جناب قسیمؔ ابنِ نسیم امروہوی، جناب پروفیسر حسن اکبر کمالؔ اِن سب نقادانِ فن، صاحبانِ قلم، اربابِ فہم و دانش، شعرائے ذی وقار، فکر انگیز تبصرہ نگار سب کا دِل کی گہرائیوں کے ساتھ ممنون و متشکر ہوں کہ انھوں نے بصیرت افروز تبصروں سے کتاب کو زیب و زینت بخشی اور گوناگوں مصروفیات کے باوجود اپنا قیمتی وقت "تطہیرِ سخن" کے لئے وقف کیا مزید برآں جناب صابرؔ براری، جناب زائرؔ امروہوی کا شکر گزار ہوں جن کے پاکیزہ قطعات نے کتاب ہذا کو آراستہ و پیراستہ کیا۔ اس کتاب کی اشاعت کے سلسلے میں جناب اشرف عباس اشرفؔ، جناب سلیمان رضا، جناب حسنِ حیدر تاجؔ، جناب مجتبیٰ حسن، جناب ارتضیٰ جونپوری، جناب رفیع نقوی جملہ گرامی قدر شخصیات کا تہہ دل سے سپاس گزار ہوں کہ جنھوں نے کتاب کی اشاعت کے ہر مشکل مرحلے میں میرے ساتھ بھرپور تعاون فرمایا۔ بہ طفیلِ محمدؐ و آلِ محمدؐ ربّ العزت سب حضرات کو خیرِ کثیر عطا فرمائے۔

احقر العباد **جلی** امروہوی

غلامِ درِ آلِ محمدؐ

حمدِ باری تعالیٰ

درجہاں از لطفِ باری خلق شُد
بہرِ کسبِ علم کِلکِ حق نگار

جلّی امروہوی

درجہاں از لُطفِ باری خَلق شُد

بہرِ کسبِ علم کِلکِ حق نِگار

حمدِ کردگار

در زبانِ فارسی

می کُند ہر شئے ثنائے کردگار
بے شمار و بے شمار و بے شمار

در جہاں از لُطفِ باری خلق شُد
بہرِ کسبِ علم ، کلکِ حق نگار

تابعِ مرضیِ ربِ ذُوالمِنن
وسعتِ ارض و سما ، لیل و نہار

غیر ممکن از بشر ادراکِ اُو
ماورا از فہمِ ذاتِ کردگار

بہرِ ذکرِ حق ز جوشِ انبساط
بادِ گلشن، موجِ دریا نغمہ بار

ایں ہمہ صنّاعیِ خلّاقِ کُل
لالہ زار و مہر و ماہ و کوہسار

زمزمہ ریزی کُنند از لُطفِ تو
در چمن، طُوطی و طاؤس و ہزار

رحمتش شُد بر جلّی سایہ فگن
دید چُوں در رنجِ عصیاں اشکبار

maablib.org

خالقِ دُوگیتی

در زبانِ فارسی
حمدِ باری تعالیٰ

خامۂ مدحت رقم حمدِ خدا تحریر کُن
برتر از برتر سوا از ماسوا تحریر کُن

بے شمار و بے شمار و بے شمار اوصافِ رب
یک صِفت بے ابتدا بے انتہا تحریر کُن

خالقِ کُل قادر و معبُود و رحمٰن و رحیم
حاکمِ بخشندۂ جُرم و خطا تحریر کُن

لمحہ لمحہ بہرِ عالم رازق و روزی رساں
بندگاں را بخشش وجود و سخا تحریر کُن!

❁

بہرِ عرفان و یقیں در محفلِ کون و مکاں
جلوہ ریز و جلوہ زا جلوہ نُما تحریر کُن

❁

قدرے نُورِ آں چنیدہ از جمالِ کائنات
بر کتابِ زندگی حرفِ وفا تحریر کُن

❁

ایں ہمہ حُسنِ دو گیتی پرتوِ حُسنِ ازل
زیں سبب ہر ذرّہ را مہرِ ضیا تحریر کُن

❁

آں کہ معبُودِ حقیقی بندگی را اے جلیؔ
باقیِ واللہ اکبر ما کِبریا تحریر کُن

❁

maablib.org

قُدرتِ ربِ عُلا

حمدِ باری تعالیٰ

طَشتِ سُخن میں لایا ہُوں مَیں بھی سجا کے پھُول
اے ربِّ دُو جہاں تری حمد و ثنا کے پھُول

یہ کہکشاں کواکِب و خُورشید و ماہتاب
ہیں جلوہ ریز قدرتِ ربِّ عُلا کے پھُول

جتنے چُنے ہیں لفظ تری حمد کے لئے
یہ سب ہیں تیرے گُلشنِ لُطف و عطا کے پھُول

سوسن، گلاب، سنبل و ریحان و نسترن
ہر باغ میں کھلے ہیں یہ تیری سخا کے پھول

یہ دشت و کوہسار نہیں ہیں زمین پر
بکھرے ہوئے ہیں مالکِ ارض و سما کے پھول

عرفانِ حق کے واسطے اُمّ الکتاب میں
پیہم مہک رہے ہیں کلامِ خدا کے پھول

تیرے کرم سے بہرِ ہدایت جہان میں
نکہت فشاں ہیں گلشنِ خیرُالوریٰ کے پھول

چشمِ جلّی یہ کب ہیں ترے اشکِ انفعال
دامن میں عطر بیز ہیں اُسکی عطا کے پھول

madlib.org

عقیدۂ اوّل

حمدِ باری تعالیٰ

اے مرے کلکِ ثنا لکھ یہ عقیدہ اوّل
حمدِ باری ہے عبادات میں سب سے افضل

تُو نے جب چاند کے چہرے سے ہٹایا بادل!
یوں لگا جیسے رُخِ حور سے سرکا آنچل

نُورِ خورشید سے برسا کے زمیں پر سُونا
ہر طرف تُو نے بچھادی ہے سُنہری مخمل

جُھک گئی سجدۂ معبود میں پودوں کی جبیں
خشک کھیتوں پہ ہر اک سمت جو برسے بادل

گردشِ عالمِ افلاک ہو یا نظمِ زمیں
دونوں عالم میں ہے یارب! تری تنظیم اٹل

تُو نے انساں کو خِرد دی کہ پَرکھ کر دیکھے
کس کا سونا ہے عمل، کس کا عمل ہے پیتل

اے خُدا! یہ ہے تری مدح و ثنا کا عالم
حمد کرتی ہوئی ہر شاخ میں پھوٹی کُونپل

تیرے ہی نُور کا پرتو ہیں سماوات و زمیں
اور اِسی نُور سے روشن ہے ابد ہو کہ ازل

نکہت و نُور میں ڈوبی ہوئی مخمور ہوا
تیرے گُن گاتی ہوئی پھرتی ہے جنگل جنگل

ہمہ دَم سلسلۂ حمد و ثنا ہے جاری
یہ ہے درگاہِ الٰہی میں فرشتوں کا عمل

حُسنِ اخلاق سے انساں کو سجانے کے لئے
بھیجے معبُود نے دُنیا میں ہزاروں مُرسَل

پیشِ ربّ اپنی خطاؤں پہ جو برسے آنسو
اے جلّی اِکھل گئے پانی میں ندامت کے کنول

رُباعی

مولد امروہہ ہے جلّی صاحب کا
مسکن یہ رئیس و مصحفی کا بھی رہا
"تطہیرِ سُخن" جلّی کا ہے اک شہکار
جو اِن کی نجات کا ذریعہ ہوگا

راغب مرادآبادی
۳۰ رجنوری ۲۰۰۵ء

اِس آرزو میں کعبہ بنایا خلیلؑ نے
پوتا کرے گا بولتے قرآں کی ابتدا

جلی امروہوی

maablib.org

تجلّیِ لالہ و گُل

حمدِ باری تعالیٰ

اے خُدا! تیری جلالت سے مرا خامۂ فن
حمد کی سطح پہ لرزاں ہے مثالِ سوسن

تُو نے سُورج کو دیا نُور کا ایسا مخزن
ہوگئی بزمِ جہاں جس کی ضیا سے روشن

جستجو لاکھ کرے عقل کہ تجھ تک پہنچے
تُو کہاں اور کہاں فکرِ بشر کا توسن

کتنے اُونچے ہیں کہ کرتے ہیں فلک سے باتیں
تیری عظمت کے فقط عکس ہیں یہ کوہ و دمن

تیرے ہی لطف سے برسے جو کرم کے بادل
بن گئی مُردہ زمیں لالہ و گُل سے دُلہن

عرش نے چاند سے جب نُور بکھیرا ہر سُو
تیری قدرت سے بچھی چاندنی آنگن آنگن

نغمہ زن ہیں تری توصیف میں مُرغانِ سحر
عالمِ وجد میں ہر شاخ پہ گُلشن گُلشن

اِس لئے پیشِ خُدا چشمِ جلّی ہے گریاں
مضطرب قلب کو رکھتی ہے گناہوں کی چبھن

maablib.org

مظہرِ قدرت

حمدِ باری تعالیٰ

یہ مکاں تیرا، لامکاں تیرا
میرے خالق ہر اک جہاں تیرا

بُوٹا بُوٹا ہے مظہرِ قدرت
ذرّہ، ذرّہ ہے ترجماں تیرا

ہوں وہ اہلِ زمیں کہ اہلِ فلک
ذکر ہر جا، یہاں، وہاں تیرا

شش جہت کے لبوں پہ تیری حمد
تذکرہ ہے کہاں، کہاں تیرا

بالیقیں منبعِ ہدایت ہے
تیرا قرآں کہ ہے بیاں تیرا

چاند، سورج، ستارے، دشت و جبل
سب ہیں اپنی جگہ نشاں تیرا

عقل محدود تو ہے لامحدود
کوئی کیوں کر ہو رازداں تیرا

بخش دے تو اجلی کو ربِ کریم
سب پہ ہے لطفِ بیکراں تیرا

madlib.org

مُحبّتِ خانۂ کعبہ

مرے معبود کعبے کی محبّت ہے مرے دِل میں
اِسی کی یاد سے خوشبوئے جنّت ہے مرے دِل میں

صَفا، مَروہ، مِنیٰ یہ سب تری قدرت کے جلوے ہیں
اِنھیں جلوؤں سے ایماں کی حرارت ہے مرے دل میں

بنایا جس کو ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ نے مِل کر
ترے اُس گھر کی غایت شان و شوکت ہے، مرے دل میں

زمینِ بطحا پیہم جگمگاتی ہے خیالوں میں
اِسی باعث تو تابندہ بصیرت ہے مرے دِل میں

تمنّا ہے بہ صد جوشِ عقیدت اُس کے لوں بوسے
کہ اُس جنّت کے پتھر کی فضیلت ہے مرے دِل میں

حرم کی خاک کے ذرّے نگاہوں میں دمکتے ہیں!
باایں دُوری بھی کتنا نورِ قربت ہے، مرے دِل میں

خُدایا! یہ تو اِن اشکوں کی طُغیانی سے ظاہر ہے
کہ کتنا موج زن بحرِ محُبّت ہے مرے دِل میں

جلیِؔ خستہ کو یارب! کوئی حسرت نہیں لیکن!
طوافِ خانۂ کعبہ کی حسرت ہے مرے دِل میں

maablib.org

نعتِ رسولِ مقبولؐ

تہی دامن، متاعِ دیں گرفتہ
غنی گردد ز دربارِ مدینہ

جلیؔ امروہوی

تہی داماں، متاعِ دیں گرفتہ
غنی گردد ز دربارِ مدینہ

بہ حضورِ سرکارِ مدینہ

در زبانِ فارسی

در اشکِ صاف بیمارِ مدینہ
کُند ہر روز دیدارِ مدینہ

زدردِ ہجر بے حد بیقرارم
طَلَب کن زود سرکارِ مدینہ

تہی دَامن متاعِ دیں گرفتہ
غنی گردد ز دربارِ مدینہ

شود محسوس پیہم در تصوّر
نشستم زیرِ دیوارِ مدینہ

زفیضِ حسنِ سلطانِ دو عالم
گلِ تر گشت ہر خارِ مدینہ

دلِ تو مثلِ اختر شد منوّر
خوشا تقدیرِ زوّارِ مدینہ

برائے من شفاعت کن الٰہی!
بحقِ آلِ سرکارِ مدینہ

جلّی جانم بود یک سر معطّر
چوں آید یاد گلزارِ مدینہ

تکوینِ کائنات

در زبانِ فارسی

افضل زمُرسلین مقامِ محمدؐ است
تکوینِ کائنات بنَامِ محمدؐ است

برخلق مہرِ آگہی تابندگی کُند
روشن کلامِ حق زکلامِ محمدؐ است

گردش کنند ارض وسما آز نگاہِ آں!
نظمِ حیات زیرِ نظامِ محمدؐ است

رِنداں کشند بادۂ ایماں و آگہی
در میکدہ بہار زجامِ محمدؐ است

عالم بہ بیں کہ در شبِ اسرا بہ عرشِ پاک
تا حدِ دو کمان خرامِ محمدؐ است

ہر ہر دیار بارشِ خُلقِ عظیم شُد
اِسلام چیست حُسنِ کلامِ محمدؐ است

از خلق نورِ اوّلیں تا حدِّ ممکنات
جُملہ رہِ شہود دُو گامِ محمدؐ است

صد شکرِ کردگار بہ جنّت نشان یافت
ایں مدح گو جلی کہ غلامِ محمدؐ است

maablib.org

میرے اشکوں میں جمالِ دلبرِ زہراؑ رہے!
لُطفِ مولا ہو، تو پانی میں دِیا جلتا رہے!
جلّی امروہوی

دو جہاں کا بادشہ اور بوریئے پر بیٹھ کر

عرش کی باتیں زمیں والوں کو بتلاتا رہا

حُسنِ تصوّر
نعتِ رسولؐ

آپؐ کا حُسنِ تصوّر لُطف فرما تا رہا
میں مدینے کی طرف آتا رہا جاتا رہا

اِس طرف پڑھتا رہا میں جھوم کر نعتِ رسُولؐ
اُس طرف دریائے رحمت جوش میں آتا رہا

لوگ تیری راہ میں کانٹے بچھاتے ہی رہے
پھر بھی تو لُطف و کرم کے پھُول برساتا رہا

آستانے سے ترے ملتی ہے راہِ مستقیم
تیرے دَر سے جو بھی بھٹکا ٹھوکریں کھاتا رہا

چلتے چلتے رُک گئی تھیں دُو جہاں کی گردشیں
پر بُراقِ مُصطفےٰ پرواز فرماتا رہا

پرچمِ لُطفِ نبیؐ تھا دَم بہ دَم سایہ فگن
ہر تلاطم یُوں مِری کشتی سے کتراتا رہا

دُو جہاں کا بادشہ اور بوریئے پہ بیٹھ کر
عرش کی باتیں زمیں والوں کو بتلاتا رہا

سُوئے یثرب کاروانِ شوق جاتا دیکھ کر
دیر تک اشکِ جلی پلکوں پہ تھرّاتا رہا!

maablib.org

محفلِ قوسین

نعتِ سرکارِ دُو عالمَ

اَللہ اَللہ اُن کی یَادوں کا عجب انداز ہے
سَرِ زمینِ دِل پہ ہر جَلوہ مدینہ ساز ہے

محفلِ قوسین کا یہ ایزدی انداز ہے
مُرتضائی زمزمہ ہے مُصطفائی ساز ہے

مصطفٰے کا ساز بھی کتنا کرامت ساز ہے
چودہ پردے ہیں کہ جن کی ایک ہی آواز ہے

جَلوہ فرما جس پہ ہوتے تھے رَسُولِ دُوسرا
خالقِ کونین کو اُس بُورِیئے پر ناز ہے

آپؐ ختمُ المرسلیں ہیں آپؐ نُورِ اوّلیں!
آپ کا انجام بھی اپنی جگہ آغاز ہے

حضرتِ آدمؑ سے لے کر سرورِ کونینؐ تک
مختلف لہجے ہیں لیکن ایک ہی آواز ہے

مالکِ کوثر اُدھر ہیں سیّدِ مُرسَل اِدھر
مصطفےٰ کی زندگی اعزاز ہی اعزاز ہے

تُو ہے مدّاحِ پیمبرؐ حشر میں بولے مَلک
اے جلیؔ تیرے لئے تو بابِ جنّت باز ہے

لطیف افشاں

نعتِ رسولِ مقبولؐ

آنسوؤں کے آئینے میں روضۂ پُرنور ہے
اب نہ کہنا دوستو! مجھ سے مدینہ دُور ہے

سج گئی ہے اک لطیف افشاں قدومِ پاک سے
یُوں شبِ اسریٰ جبینِ آسماں مغرور ہے

ذاتِ پیغمبرؐ میں روشن ہیں صفاتِ انبیاء
ایک آئینے میں کتنے آئینوں کا نُور ہے

ہیں مُزیّن خُوں چکاں زخموں سے جنّت کے گلاب
گو بظاہر پتھروں سے جسمِ اقدس چُور ہے

❁

ہے نظامِ بزمِ ہستی اُسکی اِک مٹّھی میں بند
جس کا دِل عشقِ رسُولِ پاک سے معمُور ہے

❁

کر رہا ہے پھر بھی پیہم تیرے روضے کا طُواف
لاکھ میرا دِل حِصارِ جسم میں محصور ہے

❁

ہم نے خود جیسا بشر سمجھا شہِ لولاک کو
یہ تخیّل سینۂ ایماں میں اِک ناسور ہے

❁

دِل پہ لکھا ہے جلی حرفوں میں نامِ مُصطفٰے
اِس لئے ہر گوشۂ تُربت سراپا نُور ہے

❁

maablib.org

تمنائے مدینہ

دِل میں حسرت ہے خُدایا کہ مدینہ دیکھوں
عرش سے تا بہ زمیں نُور برستا دیکھوں

اُن کے نقشِ کفِ پا سے جو دَمکتے ہیں مُدام
اُن دَمکتے ہوئے رستوں کا اُجالا دیکھوں

جس کے جلووں سے ہیں طیبہ کی فضائیں روشن
لُطفِ مَولا ہو تو وہ گنبدِ خضرا دیکھوں

چشمۂ نورِ ہدایت تھی جو ماضی میں کبھی
چشمِ نمناک سے وہ مسجدِ آقا دیکھوں

عترتِ احمدِ مرسلؐ تھی جہاں جلوہ گزیں
اشک برساتے ہوئے اُن کا محلّہ دیکھوں

لب پہ ہو نامِ نبیؐ، آنکھ سے ہوں اشک رواں
میں اِسی حال میں سرکار کا روضہ دیکھوں

جھولیاں بھرتے ہیں جس در سے فقیرانِ جہاں
میں بھی کشکول لئے، وہ درِ مولا دیکھوں

جاؤں یثرب تو جلّی دیدۂ خونبار کے ساتھ
تربتِ سبطِ نبیؐ، تربتِ زہرؑا دیکھوں

maablib.org

بزمِ حیات

نعتِ رسولِ اکرم

کی اِس خلوصِ قلب سے مِدحت رسولؐ کی!
جنّت میں جھوم اُٹھی شفاعت رسولؐ کی!

ہر مردِ خاکسار کو بزمِ حیات میں
کُندن بنا رہی ہے شریعت رسولؐ کی!

مرنے سے قبل شہرِ مدینہ بلائیں گے
مُجھ پر ضرور ہو گی عنایت رسولؐ کی!

جلوؤں نے میرے قلب کو طیبہ بنا دیا
ذرّہ نواز کتنی ہے اُلفت رسولؐ کی!

شاہد ہے ہر جہاد کہ حیدرؑ کی تیغ سے!
محکم ہوئی جہاں میں رِسالت رسُولؐ کی!

جُھک جُھک کے ہر فلک نے ادب سے کیا سلام
معراج میں جو دیکھی جلالت رسُولؐ کی!

ہم یوں بچے ہوتے ہیں خدا کے عذاب سے
سایہ فگن سروں پہ ہے رحمت رسُولؐ کی

ہر شعر بن گیا ہے تجلّی جلوۂ بہشت
نعتوں میں ضَو فگن ہے عقیدت رسُولؐ کی

maablib.org

مہرِ حرا

(غیر منقوط)
نعتِ رسولِ کریم

حُکمِ صمد سے آئے
احکام اُس کے لائے
وحیِ رسا محمدؐ
صلِّ علیٰ محمدؐ

وہ اِس طرح کے اکمل
کُل مرسلوں کے مُرسل
عالی، عُلا، محمدؐ
صلِّ علیٰ محمدؐ

سراجِ سراسر
سلکِ رُسل کا گوہر
مہرِ حرا محمدؐ
صلِّ علیٰ محمدؐ

❁

گردوں کے ہر ملک کا
ہر عالمِ سمک کا
ہے مُدعا محمدؐ
صلِّ علیٰ محمدؐ

❁

رحم و کرم کا محور
مہر و عطا کا مصدر
ماہِ ولا محمدؐ
صلِّ علیٰ محمدؐ

❁

دردو الم مٹائے
ہر دَم مدد کو آئے
وُہ ہے مرا محمدؐ
صَلِّ علیٰ محمدؐ

قطعۂ تاریخ

لائقِ تحسین ہیں بے شک جلّی امروہوی!
خدمتِ شعروادب ہے ان کے دل میں موجزن
دیکھئے تصنیف ان کی کس قدر ہے خُوبرو
ہو رہے ہیں اس سے تابندہ چراغِ علم وفن
حمد ہو نعتِ نبیؐ ہو یا سلام و منقبت
اس کے ہر اک شعر میں رقصاں ہے پھولوں کی پھبن
مل گیا سالِ طباعت اس کا صابرؔ غیب سے
"ہے نقوشِ زبدۂ آفاق تطہیرِ سُخن"

۲۰۰۵ء

صابر براری

madaniib.org

ہر دور میں بقائے صداقت کے واسطے
دینا پڑے گا ہم کو حوالہ حسینؑ کا

جلیؔ امروہوی

maablib.org

ضیائے وِلا

ضیائے وِلا سے سجا دو محمدؐ
مرا دِل مدینہ بنا دو محمدؐ

سرِ دار بھی میرا نشّہ نہ اُترے
وہ جامِ مودّت پلا دو محمدؐ

نقوشِ قدم سے جو رشکِ فلک ہیں
وہ رستے وہ گلیاں دِکھا دو محمدؐ

گھری ہے تلاطم میں کشتیِ اُمت
یہ کشتی کنارے لگا دو محمدؐ

خطائیں مری بخش دیں میرے رب نے
کسی دن یہ مژدہ سنا دو محمدؐ

یہ نمرود و فرعُون و شدّاد سارے
خُدارا جہاں سے مٹا دو محمدؐ

مثالِ نظامی و چشتی و رومی
مجھے بھی خُدا سے مِلا دو محمدؐ

مرے ذوقِ مدحت کو دے کر بُلندی
مثالِ فرزدق بنا دو محمدؐ

maablib.org

مدحِ قرآنِ مبیں

وصفِ قرآن رقم کیسے کروں قلبِ حزیں!
عقلِ عاجز میں یہ جرأت نہیں یہ تاب نہیں

جلوۂ بارشِ الفاظ سے اللہ اللہ
قلزمِ نُور کی موجیں ہیں کہ آیاتِ مبیں

یہ ہے اربابِ یقیں قادرِ مطلق کی کتاب
مطلقاً اِس میں کہیں نقص نہیں ریب نہیں

جُملہ جُملہ ہے بلاغت کی ضیا سے روشن
آیت آیت ہے فصاحت کی انگوٹھی کا نگیں

اِس کی پُرنور ہدایات سے پاتے ہیں ضیا
اہلِ دِل، اہلِ نظر، اہلِ خرد اہلِ یقیں

کوئی خاکی نہیں دانائے رموز و اسرار!
ہیں فقط آلِ نبیؐ حکمتِ قُرآں کے امیں

چشمِ عبرت کے لئے دونوں جہاں ہیں اِس میں
علمِ افلاک کہیں ہے تو کہیں علمِ زمیں

اے جلیؔ اِس کی تجلّی میں چلے گا جو بھی
ہوگا عُقبیٰ میں وہی ساکنِ فردوسِ بریں

maablib.org

شبِ معراج

دیکھ کر جلوۂ قُرآنِ مبیں آج کی رات
مطمئن کتنے ہیں، ایمان و یقیں آج کی رات

کسقدر اُوج پہ ہے شانِ نزولِ قُرآں!
جمع کوثر پہ ہیں سب عرش نشیں آج کی رات

مصحفِ حق سے اندھیروں کو مُنوّر کرنے
کتنی ہے نور فشاں مشعلِ دیں آج کی رات

فرشِ خاکی کو ہے یہ ناز کہ حکمِ رب سے
اسکے دامن میں فرشتے ہیں مکیں آج کی رات

❁

اذنِ خلّاقِ دوعالم سے ملائک تا صبح
امرِ حق لاتے ہیں ہر سال یہیں آج کی رات

❁

کرتے ہیں دہر کے بندوں پہ فرشتے تقسیم
آبرو، رزق، خرد، علم، یقیں آج کی رات

❁

جس نے عصیاں پہ ندامت سے بہائے آنسو
اسکو قسمت سے ملی خلدِ بریں آج کی رات

❁

مانگ لے بڑھ کے جلّی رحمتِ حق جوش میں ہے
اُس کی سرکار میں انکار نہیں آج کی رات

❁

maablib.org

مُباہلہ

خلدِ نظر ہے اَب بھی فضائے مُباہلہ
یوُں ہے نفس نفس میں ضیائے مُباہلہ

صدق آفریں نظارۂ صحرا کو دیکھ کر
پیاری لگی خُدا کو فضائے مُباہلہ

قُرآں کے ساتھ ساتھ ہیں اِس کی تجلّیاں
مضبوط کس قدر ہے بِنائے مُباہلہ

عیسائیت کی بزمِ تفکّر تھی منتشر
کچھ ایسی چل رہی تھی ہوائے مُباہلہ

نصرانیت کے رُخ پہ طمانچہ ہے آج بھی
مُشرک شکن ہے کتنی فضائے مُباہلہ

رکھی ہے پنجتنؑ نے صداقت کی آبرو
گونجے گی حشر تک یہ صدائے مُباہلہ

توحید کی فضا میں بڑے آب و تاب سے
جلوہ فگن رہے گا نوائے مُباہلہ

گھبرا کے رُعبِ حق سے اماں ڈھونڈنے لگی
تثلیث نے جو دیکھی ضیائے مُباہلہ

پیشِ نصاریٰ پنجتنؑ پاک تھے فقط
یہ انتظامِ حق تھا برائے مُباہلہ

نجمِ درخشاں

منقبت برائے اُمّ المومنین حضرتِ خدیجہؑ

پہلی شہِ لولاک کی زوجہ ہیں خدیجہؓ
اِس روشنی میں سوچیئے اَب کیا ہیں خدیجہؓ

تصدیقِ رِسالت میں ہیں یہ سب سے مقدّم
یوں منزلِ توثیق میں اَولیٰ ہیں خدیجہؓ

خوش حال ہوئے اِن ہی کی دولت سے مسُلماں
سو جان سے اسلام پہ شیدا ہیں خدیجہؓ

چہرے پہ پیمبر کے رہی چشمِ گرامی
یُوں دین کی آنکھوں کا ستارہ ہیں خدیجہؓ

❁

ہستیِ مُبارک ہے فضائل سے مُزیّن
یہ حدِ شرف، مادرِ زہرا ہیں خدیجہؓ

❁

طاعت میں، عبادت میں صداقت میں وفا میں
ہیں ہاجرہ اوصاف تو سارا ہیں خدیجہؓ

❁

ہیں عالمِ نِسواں کے لئے نجمِ درخشاں
لاریب اندھیروں میں اُجالا ہیں خدیجہؓ

❁

ہے اِن سے جلّی نورِ امامت کا تسلسل
اِس وَصف میں کوثر کا حوالہ ہیں خدیجہؓ

❁

مُربّیِ شہِ لَولاک
جنابِ ابوطالبؑ

پیمبرؐ کے لئے بس یوں ہے کردارِ ابوطالبؑ
نبیؐ ہیں شمع، پروانہ ہے ایثارِ ابوطالبؑ

نبوّت اور اِمامت کی ضیا ہے ذرّے ذرّے میں
نبی ہے مرکزِ انوار سرکارِ ابوطالبؑ

مُربّیِ شہِ لولاک ہونے سے ہے خود ثابت
نگاہِ حق میں حق پرور ہیں افکارِ ابوطالبؑ

حریفانِ نبیؐ کے ساتھ یہ ہے غیظ کا عالم
کہ ہے شمشیرِ خوں آشام گفتارِ ابو طالبؑ

نبیؐ کی پرورش تو قصرِ دیں کی خشتِ اوّل ہے
سرِ دیں پر رہے گا حشر تک بارِ ابو طالبؑ

مثالِ نقشِ باطل ان کے دشمن مٹ چکے کب کے
مگر سرسبز ہے دُنیا میں گلزارِ ابو طالبؑ

سرِ عرشِ عقیدت صُورتِ انجم درخشاں ہیں
وہ نعتِ احمدِ مُرسل میں اشعارِ ابو طالبؑ

نکل آئے گا جب انساں جہالت کے اندھیروں سے
نظر آئیں گے پھر ہر سُو طرفدارِ ابو طالبؑ

maablib.org

منقبت

امیر المومنین علی ابنِ ابیطالبؑ

مدحِ پیغمبر کنم چوں مدحِ حیدر می کنم
از جمالِ آئینہ عرفانِ جوہر می کنم

جلی امروہوی

مَدحِ پیغمبر کنم، چوں مدحِ حیدرؑ می کنم

ازجمالِ آئینہ، عرفانِ جوہر می کنم

مدحِ جنابِ ساقیِ کوثر

در زبانِ فارسی

مدحِ پیغمبرؐ کنم، چُوں مدحِ حیدرؑ می کنم
از جمالِ آئینہ، عرفانِ جوہر می کنم

روز و شب از فیضِ خوشبوئے گلستانِ علیؑ
گیسوئے مدحت طرازی را مُعطّر می کنم

سجدۂ اُلفت کنم چُوں بر درِ نفسِ نبیؐ
مثلِ نُورِ کہکشاں روشن مقدر می کنم

مَن بہ توفیقِ خُدا از روشنیِ بابِ عِلم
دیدہ و دِل، فکر و دانش را منوّر می کنم

بہرِ تقدیرِ منم بخشید کِلکِ حق نِگار
با صمیمِ قلب ہر دَم شکرِ داور می کنم

جلوۂ شہرِ نجف بینم بہ چشم اشکبار
چوں بہ وقتِ بے قراری یادِ حیدؔر می کنم

وقتِ مشکل بر سرم یا بم مدد مشکل کُشا
در مصائب سُنتِ محبوبِ داور می کنم

بر ولائے سَاقیِ کوثر جلّی! جانم نثار
زندگی را ہم چنیں نزدیکِ کوثر می کنم

maablib.org

جلوۂ شہرِ نجف

ثنائے مولائے کائنات

ہے ذکر صبح و شام تمہارا علیؑ علیؑ
اِس ذکر پر ہے اپنا گزارا علیؑ علیؑ

مرضیِ کردگار ہے ہر کارِ مصطفٰیؐ
اور کارِ مصطفٰیؐ کا سہارا علیؑ علیؑ

اشکوں کی روشنی میں برائے سکونِ دل
کرتے ہیں ہم نجف کا نظارا علیؑ علیؑ

سیلِ بَلا میں جب بھی پُکارا ہے آپؑ کو
طُوفان خود بنا ہے کِنارا علیؑ علیؑ

جُستجوئے حق تو حدیثوں میں دیکھ لو
محبوبِ حق کو کتنا ہے پیارا علیؑ علیؑ

پھوٹیں ادا، ادا سے جو پیہم تجلّیاں
کعبہ بنا ہے نُور کا دھارا علیؑ علیؑ

دَم بھر میں رکھ دیا درِ خیبر اُکھاڑ کر
جب پا گئے نبیؐ کا اشارا علیؑ علیؑ

آساں جبھی پہ ہو گئی تکلیفِ جاں کنی
جب دِل کی دھڑکنوں نے پُکارا علیؑ علیؑ

maablib.org

غدیری زمزمہ

غدیری زمزمہ چھیڑا جو مَیں نے بزمِ حیدرؑ میں
خوشی سے جھوم اُٹھی موجِ کوثر حوضِ کوثر میں

نکل آئے جو دو آنسو تمھاری یادِ اطہر میں
دُرِ تاجِ شفاعت بن گئے وہ اشک محشر میں

ہر آیت مُسکرا اُٹھی، ہر اک سُورہ ہوا شاداں
علیؑ جب مُسکرائے آ کے آغوشِ پیمبرؐ میں

جو سچ پوچھو تو جھولے میں نہ تھا وہ کلۂ اژدر
دیا تھا یہ تو قدرت نے کھلونا دستِ حیدرؑ میں

قدم مولا کے جلوہ ریز ہیں دوشِ پیمبرؐ پر!
یہ شانِ سربلندی دیکھئے اللہ کے گھر میں

وہ دیکھو بجھ گئے کچھ دِل، پھرا پانی اُمیدوں پر
عَلم بخشا نبیؐ نے جب علیؑ کو جنگِ خیبر میں

تمھاری ذاتِ اقدس میں ہیں انوارِ رُسل تاباں
ہزاروں بے بہا جوہر نہاں ہیں ایک جوہر میں

تجلّی چھایا ہوا تھا دشت پر اک نُور کا عالَم
سِمٹ آیا تھا نُورِ دو جہاں اُس خُم کے منظر میں

فاتحِ خیبر

دیکھئے تاریخ میں اسلام کا رہبر ہے کون
خضرِ منزل کون ہے اور راہ کا پتھر ہے کون

ہو رہی ہے خُلد سے جلوؤں کی بارش دمبدم
بزمِ میلادِ علیؑ میں یہ ثنا گستر ہے کون!

لاکھ پردے ڈالئے شانِ شجاعت پر مگر
ساری دُنیا جانتی ہے فاتحِ خیبر ہے کون

مُصطفٰےؐ سے پوچھئے یا آیۂ تطہیر سے
جلوہ فرما چادرِ تطہیر کے اندر ہے کون

جس کے بارے میں نبیؐ نے لحمک لحمی کہا
اے مُسلماں سوچ وہ محبوبِ پیغمبرؐ ہے کون

بزمِ خُم کے منبرِ بالا سے سب نے سُن لیا
بعدِ سرکارِ دوعالم وارثِ منبر ہے کون

اہتمامِ ذوالعشیرہ سے غدیری بزم تک
دیکھئے تبلیغ کی پرکار کا محور ہے کون!

جس نے پیری میں جبلّی کو دیا رنگِ شباب
اس ثناگوئی کے پردے میں ثنا پرور ہے کون

ذکرِ حق پرور

کیوں نہ آئے بادِ کوثر ذکرِ حق پرور کے ساتھ
سرحدِ جنّت ملی ہے محفلِ حیدرؑ کے ساتھ

منبرِ خُم سے ہیں مُولاؑ کچھ ایسے مُتصل
جیسے ہوتا ہے سفینہ متصل لنگر کے ساتھ

اپنے بال و پر سمیٹے حضرتِ جبرئیلؑ بھی
چل رہے ہیں عرصۂ پیکار میں حیدرؑ کے ساتھ

آیتِ بَلّغ ہے جب تک ضَو فگن قُرآن میں
لفظِ مَن کنتُ رہیگا ذہن میں حیدرؑ کے ساتھ

چَل رہے ہیں یُوں ترے رَستے پہ خاصانِ خُدا
جیسے چلتے ہیں ستارے رات دن محور کے ساتھ

نشّۂ پندار طاقت اور غُرور و برتری
ہم علیؑ والے مِٹا دیتے ہیں اک ٹھوکر کے ساتھ

حشر تک آیاتِ قُرآں ہیں علیؑ کی شان میں
حشر تک روشن رہے گا خُم اُسی منظر کے ساتھ

لب پہ حیدرؑ کا قصیدہ آنکھ میں اشکِ وِلا
اے جلیلِ پیشِ خُدا جانا اِسی منظر کے ساتھ

بادۂ خُم

جس کو ہوس سے جذبۂ غارت گری مِلا
افسوس اس کو دہر سے تاجِ شہی مِلا

بڑھ کر امیرِ شام سے کیوں کر ملیں علیؑ
سوچو زمیں سے عرشِ مُعلّیٰ کبھی مِلا

جُھوم اُٹھیں انبساط سے آیاتِ ایزدی
قُرآن کو وہ کیفِ ثنائے علیؑ مِلا

پھوٹیں دِلوں سے بادۂ خُم کی تجلّیاں
جب حیدری سے آکے کوئی حیدری مِلا

کیوں مُنکرِ غدیر سے ہم دوستی کریں
کب تیرگی سے سلسلۂ روشنی مِلا

قرآن یا حدیث سے ثابت کرے کوئی
بندوں کو انتخابِ قیادت کبھی مِلا

خیبر ہو، ذُوالعشیرہ ہو، خندق ہو یا اُحد
ہر مرحلے پہ کون سوائے علیؑ مِلا

بہرِ ثنائے آل مجھے بابِ علم سے
فکرِ جلی کے ساتھ قلم مُنجلی مِلا

maablib.org

منقبتِ مولائے کائنات

چراغِ راہِ عمل

زمیں کی زیب علیؑ، نورِ آسماں ہیں علیؑ
ازل سے مرکزِ پرکارِ دو جہاں ہیں علیؑ

ہر اک نشانِ قدم ہے چراغِ راہِ عمل
عمل کی راہ میں مانندِ کہکشاں ہیں علیؑ

مَلَک کو برسرِ منبر جواب دینے سے
کھُلا یہ راز کہ خود رازِ لامکاں ہیں علیؑ

ثباتِ عزم کی سوگند، لافتیٰ کی قسم
کوئی نظیر نہیں جس کی وہ جواں ہیں علیؑ

خدا کے حکم سے وہ عرش پر یہ بستر پہ
وہاں رسولؐ ہیں معراج میں یہاں ہیں علیؑ

اِدھر حسینؑ ہیں آغوش میں اُدھر ہیں حسنؑ
قمر کی طرح ستاروں کے درمیاں ہیں علیؑ

مثالِ نوحؑ جو کشتی بنا گئے تھے رسولؐ
اُسی سفینۂ عترت کے بادباں ہیں علیؑ

چمک رہے ہیں جو آنسو مثالِ دُرِّ نجف
سبب یہ ہے کہ تجلّی دِل میں ضُوفشاں ہیں علیؑ

maablib.org

گنجینۂ داور

مدحتِ جنابِ امیرؑ

مُصطفٰےؐ مسرور ہیں گنجینۂ داور کھُلا
عِلم کی بارہ دری کا آج پہلا درکھُلا

مدحِ مولا سے اِدھر رحمت کے دروازے کھُلے
بامِ سِدرہ پر اُدھر جبریلؑ کا شہ پر کھُلا

دستِ حیدرؑ میں خوشی سے مُسکرائی ذُوالفقارؑ
جب دمِ پیکار دُو ہو کر سرِ عنتر کھُلا

مُسکرا کر جب علیؑ آئے نبیؐ کی گود میں
رحلِ آغوشِ نبیؐ پر مُصحفِ داور کھُلا

لشکرِ باطل میں گھبرا کر پُکارے سُورما
دوشِ حیدرؑ پر نشانِ فوجِ پیغمبرؐ کھُلا

یہ مقامِ قُربِ رب دیکھو برائے مُرتضیٰؑ
آج دیوارِ حرم میں اِک انوکھا در کھُلا

یُوں بہادر تو بہت تھے جنگِ خیبر میں مگر
کِس جری کے ہاتھ سے دروازۂ خیبر کھُلا

مُضطرب ہو کر جلّی نے جب پڑھی نادِ علیؑ
باغِ جنّت کا دریچہ قبر کے اندر کھُلا

maablib.org

مولائے کائنات

منقبتِ مولا علیؑ

اُلجھن بھی ہے عزیز مجھے یُوں حیات میں
آتے ہیں آپ بہرِ مدد مُشکلات میں

کیا جانے کتنے جلوے تھے حیدرؑ کی ذات میں
کہنے لگے بشر کو خدا شَش جہات میں

لاریب سو نمازوں سے بہتر تھا اُسکا خواب
تھا بسترِ نبیؐ پہ جو ہجرت کی رات میں

جو نانِ خُشک کھا کے بھی خیبر کو توڑ دے
ایسا بھی ایک شخص تھا اِس کائنات میں

بعد از خُدا رسُول ہیں، بعد از نبیؐ علیؑ
مولا کی مدح ختم ہے اِس ایک بات میں

مولا کو آج خُم میں ہیں مولا لئے ہوئے
دُو نُور ہیں جو ایک ہیں ذات و صِفات میں

مولائے کائنات اِپلا کر مئے وِلا
رنگِ کمیل بھر دے ہماری حیات میں

شہرِ نجف بنی ہے تجلّی یُوں زمینِ دِل!
عشقِ علیؑ ہے جلوہ فگن میری ذات میں

maablib.org

جلوۂ حیدرؑ

مدحتِ حضرت علیؑ

ہر امامت جلوہ گر ہے جلوۂ داور کے ساتھ
بارہ آئینے ہیں روشن ایک ہی جوہر کے ساتھ

اک زمانہ مانتا ہے ہم غلامانِ علیؑ
تخت شاہوں کے گِرا دیتے ہیں اِک ٹھوکر کے ساتھ

ہے منافق کا مخالف بُوترابی اس لئے
دوستی شیشے کی ہو سکتی نہیں پتّھر کے ساتھ

حیدری انداز لے کر ایک بچہ مہد میں
مسکرا کر کھیلتا ہے کلّۂ اژدر کے ساتھ

لب پہ ہے نادِ علیؑ اور دِل میں ہے یادِ علیؑ
جامِ کوثر پی رہا ہوں ساقیِ کوثر کے ساتھ

جس کو اِک دُنیا نے سمجھا زورِ بازوئے علیؑ
شغل تھا دُو انگلیوں کا وہ درِ خیبر کے ساتھ

قبر میں مجھ سے یہ کہہ کر چل دیئے مُنکر نکیر
تیرا دامن تو بندھا ہے دامنِ حیدرؑ کے ساتھ

پیش رب آئے جو فہرستِ غلامانِ علیؑ
ہو جلی حرفوں میں میرا نام بھی قنبر کے ساتھ

منقبت

فاطمۃ الزہراؑ

بادشاہِ دو جہاں کی سج گئی بارہ دری
فاطمہؑ جب نقطۂ پرکارِ ایماں ہوگئیں

جلیؔ امروہوی

بادشاہِ دوجہاں کی سج گئی بارہ دری

فاطمہؑ جب نقطۂ پرکارِ ایماں ہوگئیں

مدحِ فاطمۃ الزہراؑ

صبحِ درخشاں

آیتیں جب شانِ زہرؑا میں ثنا خواں ہوگئیں
حُوریں جنّت کے دریچوں سے گُل افشاں ہوگئیں

بادشاہِ دُوجہاں کی سج گئی بارہ دری
فاطمہؑ جب نقطۂ پرکارِ ایماں ہوگئیں

سرورِ کُونینؐ کی تعظیم سے کُونین پر!
عظمتیں خاتونِ جنّت کی نمایاں ہوگئیں

پانچ تنویریں جو اُبھریں سج گئے کون و مکاں
اور جب زیرِ کساء آئیں تو قرآں ہو گئیں

عرش نے مانگی درِ زہرؑا پہ جب خیراتِ نُور
چاند اور سُورج کی قندیلیں فروزاں ہو گئیں

سیّدہؑ کے بُوریئے سے جب چھنا سجدوں کا نُور
کُفر کی تاریکیاں صُبحِ درخشاں ہو گئیں

اُن کو رضواں لے گیا چُن چُن کے فرطِ شوق سے
آج جو بوندیں مری پلکوں پہ تاباں ہو گئیں

وقتِ آخر اے جمیلؔ دیکھا جو لطفِ پنجتنؑ
شاد ہو کر ڈوبتی نبضیں غزل خواں ہو گئیں

maablib.org

نقشِ سجدہ

منقبت جنابِ سیدہؑ

سیرت کے آئینے میں پرتو ہے مصطفیٰؐ کا
زہراؑ کی ہر نظر میں جلوہ ہے کبریا کا

دُو ہاتھ کر رہے ہیں ہر کام مصطفیٰؐ کا
اِک ہاتھ ہے علیؑ کا اِک ہاتھ فاطمہؑ کا

زیرِ کِساء ہیں روشن تطہیر کے ستارے
ہم دوشِ آسماں ہے رُتبہ تری رِدا کا

کانوں میں گوشوارے اقوالِ مصطفٰے کے
ماتھے پہ نقشِ سجدہ ٹیکا ہے سیدہؓ کا

جُود و سخا کے کنگن ہاتھوں میں ہیں تمہارے
اور ہار ہے گلے میں معبود کی رِضا کا

چکّی کے پسینے سے ہیں سُرخ ہاتھ ان کے
یہ رنگ اُبھر رہا ہے اِسلام کی حِنا کا

کاشانۂ علیؓ میں ہنگامِ رُونمائی
تحفہ دیا خُدا نے زہرؓا کو ھَل اَتٰی کا

بہرِ بقائے ایماں گُلزارِ آگہی میں
مہکے گا تاقیامت ہر پھول سیدہؓ کا

maablib.org

گلشنِ جنّت

نُصرتِ حق کے رہے دونوں سدا خدمت گزار
بنّتِ پیغمبرؐ کی چادر، شیرِ حق کی ذُوالفقار

مدحِ حیدرؑ مجھ سے سُن سُن کر بہ جوشِ انبساط
جھُومتے ہیں گلشنِ جنّت میں رضواں بار بار

خود امامِ دُوسرا، فرزندِ سردارِ جناں
آپ کی مٹھی میں ہے دُونوں جہاں کا اقتدار

تخت کو تختہ بنا سکتے ہیں مولا کے غلام
یُوں علیؑ والوں سے خائف ہیں جہاں کے تاجدار

قصرِ دینِ مُصطفےٰ مضبوط کرنے کے لئے
حق نے نورِ خاص سے کھینچا امامت کا حِصار

کھا رہا ہے شوق سے سُوکھی ہوئی نانِ جویں
آیتِ بَلّغ کا مصدر، ھل اَتیٰ کا تاجدار

میرے مولا میری جانب اِک نگاہِ التفات
آپ ذرّے کو بنا سکتے ہیں مہرِ نور بار

مالِ دُنیا کر عطا اوروں کو اے ربِ کریم
اور جلّی کو بخش دے راہِ نجف کا کچھ غبار

maablib.org

لبِ کوثر

منقبت جنابِ سیدہؑ

برائے فکرِ مدحت جب علیؑ سے لو لگائی ہے
تو تازہ منقبت لکھی ہوئی جنّت سے آئی ہے

نبی زادی نے جب ایمان کے جلوے بکھیرے ہیں
تو بزمِ کُن میں پھر تقدیرِ نسواں جگمگائی ہے

خُدا شاہد، تمھیں تُم ہو اکیلی دخترِ احمدؐ
تمھاری ذات سرکارِ دُو عالم کی اکائی ہے

بنائے جلوۂ کونین مثلِ مصطفےٰ تم ہو
تمہارے خون کی رگ رگ میں نورِ مصطفائی ہے

نبیؐ کی گود میں محوِ تبسّم جب ہوئیں زہراؑ
کلامُ اللہ کی ایک ایک آیت مُسکرائی ہے

نہ پوچھو! اُس کا استغنا کہ جس کے پاس دُنیا ہیں
وضو کا ایک لوٹا بوریئے کی اِک چٹائی ہے

غلامانِ درِ آلِ نبیؐ نے دین کی خاطر!
یزیدِ وقت کی ہر دور میں موڑی کلائی ہے

سُنی جب مدحتِ زہراؑ تو خوش ہو کر فرشتوں نے
جلی کے واسطے مسندلبِ کوثر بچھائی ہے

maablib.org

خلعتِ تطہیر

درثنائے فاطمہؑ

جلوہ گاہِ مصطفٰےؐ میں حق کا جلوہ عام ہے
لَن ترانی صرف کوہِ طُور کا پیغام ہے

اِک اشارے میں سحر ہے اِک نظر میں شام ہے
تابعِ مرضیِ زہراؑ گردشِ ایّام ہے

چاند، سُورج اور ستاروں کی تجلّی کے لئے
آپ کے در کا سوالی چرخِ نیلی فام ہے

فرقِ اَقدس پر مُزیّن ہے رِدائے ھَل اتیٰ
خلعتِ تطہیر، زہرؑا! آپ کا انعام ہے

ہے سرِ زہرؑا پہ جھومر رحمتِ معبود کا
یہ نبیؐ زادی کا زیور زینتِ اسلام ہے

کام کرتی ہیں کبھی فِضّہ کبھی بنتِ رسُولؐ
یہ مساواتِ عمل دُنیا کو خود پیغام ہے

فرش سے اُٹھ کر نبیؐ نے اِس لئے تعظیم کی
عظمتِ زہرؑا میں مضمر عظمتِ اسلام ہے

چادرِ کہنہ میں ہیں پیوند یا جنّت کے پھُول
یہ نبیؐ کی لاڈلی کا جامۂ گلفام ہے

انوارِ یزدانی

منقبتِ جنابِ فاطمہؑ

نظارہ خُلد منظر کیوں نہ ہو میلادِ اطہر کا
کہ اِس محفل سے مِلتا ہے سِرا تسنیم و کوثر کا

نبیؐ نے دیکھ کر بیٹی کو فرمایا مسرت سے
تلاطُم سے نکل آیا سفینہ دینِ داور کا

بہ یک وقت اِس میں جلوہ گر ہیں پانچ انوارِ یزدانی
فلک سے بھی سوا ہے مَرتبہ زہراؑ کی چادر کا

مشیت ذاتِ زہراؓ پر نہ کیسے ناز فرمائے
اِمامت آپکے گھر کی ہے قرآں آپکے گھر کا

چسے سمجھا نگاہِ دہر نے سجدوں کی تابانی
وہ جلوہ تھا جبینِ شوق پر ایماں کے زیور کا

رسولِ دوسرا بیٹی کی یوں تعظیم کرتے ہیں
کہ رتبہ جانتا ہے جوہری انمول جوہر کا

نشانِ آسیہ سائی نہیں ہیں ذاتِ اقدس میں
یہ آئینہ تجلّی ریز ہے خُلقِ پیمبرؐ کا

بڑی سرکار میں آیا جلّی یوم مُسرت پر
کرم فرمائیے بھر دیجئے کاسہ گداگر کا

maablib.org

عَقدِ جنابِ سیّدہ

گردُوں سے ہے زمیں تک وہ نُور انتہا کا
ہر منظرِ دُو عالم اِک طُور ہے ضیا کا

جنّت سے ہو رہی ہے پیہم گُلوں کی بارش
حُوروں کی انجمن میں کیا جوش ہے وِلا کا

باغِ جہاں میں ہر سُو برسا رہا ہے صہبا
اِک کیف بخش جھُونکا ہر کوثری ہوا کا

ہر بحر کی زباں پر صَلِّ علیٰ ہے ہر دم
ہر سو لبِ چمن پر نعرہ ہے مرحبا کا

ہے عقدِ سیّدہ کا یوں حق کی تابشوں سے
رشکِ جناں بنا ہے کاشانہ مصطفیٰ کا

جھومے نہ کیوں مشیّت اس عالمِ خوشی میں
تکمیل پا رہا ہے فرمان کبریا کا

رحمت کی بارشوں میں تقریبِ ضوفگن سے
دِل کس قدر ہے شاداں پیغمبرِ خدا کا

زوجِ بتولؑ سبھی ہیں نفسِ رسولؐ بھی ہیں
حق نے دیا علیؑ کو اعزاز لافتا کا

خُلقِ محمدی سے ہے زندگی منوّر
یوں ذاتِ فاطمہؑ میں جلوہ ہے کبریا کا

کردارِ مصطفےٰ کا آئینہ رُو برو ہے
ہر کارِ طاہرہؑ میں ہے عکس اِنّما کا

۞

ہاتھوں میں شکرِ رب کی مہندی رچی ہوئی ہے
جھومر ہے ان کے سر پر خوشنودیِ خدا کا

۞

جو سلکِ منقبت میں پیہم دمک رہا ہے
وہ شعرِ مدحِ زہراؑ موتی ہے اِک وِلا کا

۞

maablib.org

ایک قیدی نے نہ خنجر سے نہ زورِ تیر سے
شام کا تختہ اُلٹ کر رکھ دیا زنجیر سے!

جلؔی امروہوی

maablib.org

منقبت

اِمام حسنؑ

اللہ اللہ کس بُلندی پر ہے معیارِ حسنؑ
تاجدارِ انبیاءؐ ہے ناز بردارِ حسنؑ

جلیؔ امروہوی

اللہ اللہ کس بُلندی پر ہے معیارِ حسن ؑ

تاجدارِ انبیا ہے ناز بردارِ حسن ؑ

مدحِ جنابِ حسن مجتبیٰؑ

سرکارِ حسنؑ

اَللہ اَللہ کس بُلندی پر ہے معیارِ حسنؑ
تاجدارِ انبیاؑ ہے ناز بردارِ حسنؑ

نامِ اقدس ہر نفس پر کیوں نہ ہو وردِ زباں
مرہمِ زخمِ جگر ہے ذکرِ سرکارِ حسنؑ

ہے یہ اعجاز لعابِ مُصطفٰےؐ وقتِ کلام
آیتوں کا نُور برساتی ہے گفتارِ حسنؑ

بارشِ انوار کرتی ہیں قدم کی جنبشیں
کس قدر ہے خُلد ساماں حُسنِ رفتارِ حسنؑ

صُلحِ مولا کا عمل اِس زاویے سے سوچیے
پرتوِ افکارِ پیغمبرؐ ہیں افکارِ حسنؑ

کب کا ڈھل جاتا ملوکیت میں دینِ مصطفےٰؐ
وہ تو یہ کہیئے کہ آیا کام ایثارِ حسنؑ

چارہ گر مجھ کو سُنائے جا حسنؑ کی منقبت
اِس طرح ہوتا ہے صحت یاب بیمارِ حسنؑ

یہ دمِ آخر بھی کتنا خُوب صورت ہے جلیؔ
ہچکیوں کی چھاؤں میں کرتا ہوں دیدارِ حسنؑ

maablib.org

تجلّیِ طُور

در مدحتِ امامِ حسنؑ

حسنؑ کے نام کا طُغریٰ جگر پہ ہے مسطُور
بنا ہے اِس لئے سینہ میرا تجلّیِ طُور

نفاق وظلم و تعدّی کی رُوک دی رفتار
حسنؑ نے دے کے زمانے کو صُلح کا منشُور

اُدھر ہے مُوجِ تبسّم لبِ مَشیّت پر
اِدھر رَسُولؐ ہیں بیٹے کو دیکھ کر مَسرُور

کھڑے ہیں آپؑ کی ڈیوڑھی پہ ہاتھ پھیلائے
خیال و فکر و نظر، آگہی و عقل و شعور

ہر ایک رحمتِ حق آگئی ہے مٹھی میں
مِرے امام نے جب تھام لی ہے زلفِ حضورؐ

مِرے قلم کا ہے کاغذ سے فاصلہ جتنا
ریاضِ خُلد ہے اِس بزم سے بس اتنی دُور

امیرِ شام کو ذاتِ حسنؑ سے کیا نسبت
کہاں سحر کا اُجالا کہاں شبِ دیجُور

جلی سے سُننے کو محفل میں مدحتِ شبّرؑ
علیؑ نجف سے، مدینے سے آگئے ہیں حضورؐ

maablib.org

جنّتِ سکوں

در مدحتِ امامِ دومؑ

اے میرے حق نگار قلم کہہ کے یا حسنؑ
لکھ ایسی منقبت کہ کہیں مرحبا حسنؑ

رُخ سے نقاب کھینچ کے تُم نے جہان کو
چہرہ امیرِ شام کا دِکھلا دیا حسنؑ

ہم یوں بچے ہوئے ہیں مصائب کی دُھوپ سے
سایہ فگن سروں پہ ہے دامن ترا حسنؑ

دُنیائے اضطراب بنے جنّتِ سکوں
اپنائے یہ جہان جو رستہ ترا حسنؑ

۞

راہِ خدا میں حق کی تجلّی کے واسطے
تُم نے تو آندھیوں میں جلایا دِیا حسنؑ

۞

ظالم خود اپنے ظلم پہ تھرّا کے رہ گیا
باطل کے رُخ پہ ایسا طمانچہ لگا حسنؑ

۞

جُود و سخا میں حلم و عبادت میں، صبر میں
ہیں خُلقِ مصطفٰے کی مکمّل ضیا حسنؑ

۞

چشمِ جلی کو ایسا بھی اِک دِن دِکھائیے
میں ہوں، یہ سر ہو، اور مدینہ ہو یا حسنؑ

۞

جلوۂ غفّار

مدحتِ جنابِ شبّرؑ

سیم و زر سے اور نہ رُعبِ جُبّہ و دستار سے
آدمی کو ناپئے پیمانۂ کردار سے

بزمِ گیتی ہے مُنوّر جلوۂ غفّار سے
نُورِ جنّت چھن رہا ہے ہر در و دیوار سے

راہِ حق میں کھیلتے ہیں مُسکرا کر دار سے
یہ سبق سیکھا ہے ہم نے میثمِ تمّار سے

شام والے کیا ٹھہرتے مجتبیٰ کے سامنے
بھاگ جاتے ہیں اندھیرے صبح کے آثار سے

تھی امیرِ شام کے رُخ پر جو اسلامی نقاب
تم نے بڑھ کر کاٹ دی وہ صُلح کی تلوار سے

مال و دولت کے خزانے اور سُلطانوں کے تاج
ہم حسن والے بہا دیتے ہیں خُوں کی دھار سے

اَب بھی انساں سیرتِ شبّر کو اپنائے اگر
ساری دُنیا خُلد بن جائے جہنّم زار سے

اے جمیلؔ یوں خُلد سے برسے درُودوں کے گلاب
مادرِ شبّر ہوئیں شاداں مرے اشعار سے

maablib.org

وادیٔ ایمن

مدحتِ امام حسنؑ

جو تنقیدوں سے رُک جائے وہ اشکِ غم نہیں ہوتا
اُلجھ کر آندھیوں سے یہ دِیا مدّھم نہیں ہوتا

علیؑ کے بعد دُنیا میں جوانِ کا دَم نہیں ہوتا
برائے کربلا پھر عزم مستحکم نہیں ہوتا

تمازتِ قلبِ ظالم کی تراحُم میں نہیں ڈھلتی
بھڑک کر آگ کا شُعلہ کبھی شبنم نہیں ہوتا

ہو جس سینے میں جلوہ ریز عشقِ حضرتِ شبّرؑ
وہ سینہ وادیِ ایمن سے ہرگز کم نہیں ہوتا

خدا والے بھلا کیسے ملیں دُنیا پرستوں سے
اُجالا تیرگیِ شام میں مُدغم نہیں ہوتا

درِ شبّرؑ سے سیدھا راستہ جاتا ہے کوثر تک
یہ وہ رستہ ہے جس میں کوئی پیچ و خم نہیں ہوتا

عجب کیا گر حسنؑ کی بزم میں اکثر منافق تھے
کہ مے خانے کا ہر ساغر تو جامِ جم نہیں ہوتا

جلیؔ بہرِ مدد وہ قبر کی منزل میں آتے ہیں
جہاں ہنگامِ پرسش کوئی بھی ہمدم نہیں ہوتا

قلزمِ ذخّار

در مدحتِ امام حسنؑ مجتبیٰ

بہرِ سکوں علاجِ دلِ زار چاہیئے
مولا! تمھارا سایۂ دیوار چاہیئے

دُنیا کو مال و زر ہو مُبارک مگر مجھے
خاکِ دیارِ احمدِؐ مختار چاہیئے

دامانِ دِل میں بھر دو وِلا کی تجلّیاں
کُوزے میں بند قلزمِ ذخّار چاہیئے

انسانیت کی ناؤ کو کھینے کے واسطے
آقا! تمھارے لُطف کا پتوار چاہیئے

ہم جانتے ہیں نظمِ شریعت کی آڑ میں
دُنیا کو سیرِ شام کا کردار چاہیئے

محفل سے لاکھ ملتی رہے دادِ منقبت
مجھ کو تو دادِ حیدرِ کرّار چاہیئے

بہرِ ثنائے آلِ نبیؐ، جانِ مرتضیٰؑ
شاعر ہوں مجھ کو دولتِ افکار چاہیئے

کیسے کھنچے حسنؑ کی ستائش کا دائرہ
دستِ جلی کو نور کی پرکار چاہیئے

maablib.org

نورِ احمدِ مختار

منقبت برائے امام حسنؑ

تیرے دستِ پاک میں وہ صُلح کی تلوار ہے
جس کی زد پر جامۂ باطل کا اِک اِک تار ہے

خالقِ کونین کو یُوں مُجتبیٰؑ سے پیار ہے
آپ کے پیکر میں نُورِ احمدِ مختار ہے

مدحِ سردارِ جناں لاتی ہے خُوشبوئے جناں
اَللہ اَللہ بزمِ مدحت کتنی خُلد آثار ہے

فرقِ اقدس پر ضیا گستر ہے تاجِ ھَل اَتٰی
دوشِ سلطانِ دو عالم مسندِ سرکار ہے

چشمِ دِل سے دیکھ تو آئینۂ تاریخ میں
دینِ حق کی راہ میں کس کا عمل دیوار ہے

جِس سے روشن ہے جہاں میں اولیا کا دائرہ
ذاتِ سبطِ مصطفٰے وہ نور کی پرکار ہے

روشنیِ صلحِ شبّرؑ میں خدارا دیکھئے
کس کو ہے شاہی سے اُلفت کس کو دیں پیارا ہے

سانس لیتا ہوں تو ایسا کیف ملتا ہے جلیؔ
جیسے کوثر کے کنارے محفلِ سرکار ہے

maablib.org

منقبت

امام حسینؑ

مرکزِ تسلیمِ جاں دونوں رہیں گے حشر تک
کعبہ اسمٰعیلؑ سے اور کربلا شبیرؑ سے

جلی امروھوی

مرکزِ تسلیمِ جان و نوں ہیں گے حشر تک

کعبہ اسمٰعیلؑ سے اور کربلا شبّیرؑ سے

پروانۂ جنّت

درمدحتِ امام حسینؑ

نہ کیسے کیف چھائے بزمِ کُن پر مدحِ سرورؑ سے
ہوا کے نرم جھونکے آرہے ہیں حوضِ کوثر سے

نگاہِ حق میں اُس کی منزلت کس اوج پر ہوگی
کہ جھولے میں ہوا جس کو ملے جبریلؑ کے پر سے

حریصانِ ملوکیت نے درباروں سے پایا ہے
مگر ہم کو ملا اسلام شہرِ علم کے در سے

ردائے ثانیِ زہراؑ نہ کیوں کر محترم ٹھہرے
سفینہ دین کا ٹھہرا اسی مضبوط لنگر سے

بہ فضلِ رب درِ شبیرؑ پر آکر حُرِؓ غازی
زہے تقدیر، ہیرا بن گیا ناچیز پتّھر سے

بھلا نزدِ خدا وہ کس قدر معراج پر ہوگا
جو بچّہ کھیلتا ہو رات دِن زُلفِ پیمبرؐ سے

درِ شبیرؑ اربابِ وفا سے چُھٹ نہیں سکتا
ستارے مستقل وابستگی رکھتے ہیں محور سے

maablib.org

بہارِ گلشن جنّت

در مدحتِ شبیرؑ جگر گوشۂ شاہِ خیبر گیر

سایۂ شبیرؑ میں جو آ گئے
وہ گھٹا بن کر جہاں پر چھا گئے

سن کے مصرعے منقبت کے جبرئیلؑ
ہار جنّت کے مجھے پہنا گئے

جمع دُنیا میں ہوئے جب پنجتنؑ
آیۂ تطہیر کے دِن آ گئے

کھیل کر گیسوئے پیغمبرؐ کے ساتھ
گُتھیاں اِسلام کی سُلجھا گئے

یاد آئے مجھ کو جب اھلِ کِسا
ذہن و فِکر و دِل طَہارت پا گئے

حق کو کتنا پیار ہے شبیّرؑ سے
گلشنِ جنّت سے حُلّے آ گئے

حُرؑ کے آنسو جب بکے جنّت کے مُول
میری آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے

تُم پہ صدقے اے ذبیحِ کربلا
ہم تمہارے در سے کعبہ پا گئے

maablib.org

سردارِ جناں

در مدحِ امام حسینؑ

میں ہوا جس دم ثنا خواں محفلِ شبیرؑ میں
حوضِ کوثر لکھ دیا حق نے مری تقدیر میں

مسکرائے جب شہِ والا بہ آغوشِ رسولؐ
بڑھ گئیں تابانیاں قرآں میں تفسیر میں

تاج دارِ انبیاء کیسے نہ ہوں تجھ پر فدا
چودہ تصویروں کے جلوے ہیں تری تصویر میں

ہوگئی فرطِ مسرت سے درخشاں کائنات
پنجتنؑ جلوہ فگن ہیں چادرِ تطہیر میں

بارشِ تیر و سناں میں دے کے اکبرؑ نے اذاں
پھونک دی اِک روحِ تازہ نعرۂ تکبیر میں

حق پہ آنچ آئے تو بڑھ کر پیش کر دو گردنیں
حق جواں ہوتا ہے پَل کر سایۂ شمشیر میں

اِن کے شیروں نے سرِ باطل کُچل کر رکھ دیا
کِس قیامت کی ہے طاقت فاطمہؑ کے شیر میں

دیدۂ و دِل اے تجلّی اِس پر تصدق کیوں نہ ہوں
ہے تجلّیِ جناں اشکِ غمِ شبیرؑ میں

maablib.org

نقوشِ پائے شبیرؑ

مدحِ جنابِ امام حسینؑ

نقوشِ پائے شبیرؑ کچھ ایسے حق نما نکلے
چلے جب اِن کے جلوؤں میں تو ہم کوثر پہ جا نکلے

دِکھا دی جس نے دُنیا بھر کو تصویرِ جفا کاری
غمِ شبیرؑ کے آنسو وہ تاریخِ جفا نکلے

ثنائے شاہِ دیں سے وہ سرور و کیف ہو طاری
کہ جنّت کے دریچوں سے صدائے مرحبا نکلے

بہ فیضانِ ولا، اے دِل مرے ہر شعرِ مدحت سے
نہ کیوں سحر مصطفےٰ کے چاند، تاروں کی ضیا نکلے

سیاہِ شام کو تیغِ تبسّم سے کیا پسپا
علیِؑ اصغر بھی رن میں کس بلا کے سُورما نکلے

عزاداری، ثنا گوئی، سلام و مرثیہ خوانی
یہ سارے سلسلے تو گلشنِ جنّت پر جا نکلے

لہو سے کربلا کی خاک پر یہ لکھ گئے سرورؑ
رہِ حق میں تہِ خنجر ہمیشہ حرفِ لا نکلے

میں کچھ اِس شان سے غرقِ غمِ شبیرؑ ہو جاؤں
کہ ہر اشکِ جلی سے جھُن کے نورِ کربلا نکلے

maablib.org

راکبِ دوشِ رسولؐ

در مدحتِ امام حسینؑ

مَیں شہ کا ثنا خواں ہوں میلاد کی محفل ہے
ہر شعر سے وابستہ فردوس کی منزل ہے

دِل عشقِ حسینیؑ میں لذت کشِ مُشکل ہے
طوفان بلاؤں کا میرے لئے ساحل ہے

قُدرت کے لبوں پر ہیں نغمے شہِ والا کے
اِک وجد کے عالم میں کونین کی محفل ہے

گو کارِ رسالت سے اتمام ہوا دیں کا
اِس دین کے پیکر میں شبیرؑ مگر دِل ہے

تھا نورِ محمدؐ میں تو عرشِ معلیٰ پر
یعنی تری منزل بھی قوسین کی منزل ہے

یُوں اُوج پہ پہنچایا معیارِ عبادت کا
شبیرؑ ترا سجدہ معراج کا حاصل ہے

قُربانیِ سرورؑ کی اللہ رے یہ عظمت
جو خون کا چھینٹا ہے وہ مشعلِ منزل ہے

مولا کی ثنا گوئی مشکل ہے جلی لیکن
کچھ اِن کے اشاروں کی تائید بھی شامل ہے

maablib.org

بہ سرکارِ حسینیؑ

نذرانۂ عقیدت

راستہ رُو کا اگر ایمان کا
رَن پڑے گا کربلائی شان کا

معجزہ دیکھو حسینی آن کا
ٹھوکروں میں تاج ہے سلطان کا

نُور چُھنتے ہیں یہاں سے اَولیاء
کربلا ہے آسماں عرفان کا

دو جہاں کی بندگی سے بڑھ گیا
ایک سجدہ سرورِ ذیِ شان کا

یہ ہے شانِ منزلت، دوشِ رسولؐ
تخت ہے ایمان کے سلطان کا

ننھے غازی! مسکراہٹ نے تری
رُخ بدل کر رکھ دیا طوفان کا

جب تلاوت کی سرِ شبیرؑ نے
یوں بالا ہوگیا قرآن کا

یوں غمِ شہ پر ہے دنیا معترض
اشک دیتا ہے پتہ طوفان کا

maablib.org

مشعلِ طُور

در ثنائے امام حسینؑ

بزمِ میلاد میں جب شہ کا ثنا خواں آیا
ہار پھولوں کے لئے خُلد سے رضواں آیا

ضو فگن دِل میں ہوا شوقِ ثنائے شبیرؑ
جب مرے سامنے جامِ مہِ شعباں آیا

آدمیّت کو اُجالوں سے منوّر کرنے
مشعلِ طُور لئے سرورِ ذیشاں آیا

مُصطفٰےؐ کیسے نہ دیں سجدۂ معبود کو طول
دیں پناہی کے لئے پُشت پہ قُرآں آیا

بندگی، صبر و رِضا، صدق و صفا کے جوہر
کتنے ساماں لئے بے سرو ساماں آیا

ڈگمگانے لگے افواجِ یزیدی کے قدم
جب وہ ششماہہ مجاہدِ سرِ میداں آیا

کون کہتا ہے کہ نیزے پہ چڑھا فرقِ حُسینؑ
وہ تو مینارۂ کردار پہ انساں آیا

اے جلی کھینچ دیا شہ نے بہتّر کا حصار
جانبِ حق جو اُمنڈتا ہوا طوفاں آیا

madblib.org

تجلّیِ آیۂ تطہیر

در مدحتِ حضرتِ شبّیرؑ

میں قصیدہ پڑھ رہا ہوں حضرتِ شبّیرؑ کا
جو سراسر ترجمہ ہے آیۂ تطہیر کا

کس قدر محکم اثر ہے فاطمہؑ کے شیر کا
اِن کا ہر بچّہ ستوں ہے دین کی تعمیر کا

تو نے چوسی ہے زبانِ مصطفےٰؐ اس واسطے
لہجۂ قرآن ہے لہجہ تری تقریر کا

عالم جوشِ خوشی میں جھوم اُٹھّی حَل اَتیٰ
حُسنِ بے پایاں جو دیکھا آپؑ کی تصویر کا

تیرے گھر کا دین ہے، قرآن ہے، ایمان ہے
تُو ہے وارث سَرورِ کونینؐ کی جاگیر کا

چادرِ زینبؑ نے اور سجّادؑ کی زنجیر نے
کام دونوں نے کیا اسلام کی تعمیر کا

لوگ سمجھے چل رہی ہے ذُوالفقارِ حیدری
تھا حقیقت میں وُہ خطبہ زینبؑ دلگیر کا

ہو گئے قبرِ جلی میں شادماں منکر نکیر
جب نشاں سینے پہ دیکھا ماتمِ شبیرؑ کا

گُلِ فاطمۃُ الزہرا

در مدحتِ امام حسینؑ

عداوت آدمی سے آدمی کی
یہ ہے تخلیق عشقِ برتری کی

مرے مولا! ترے اشکِ وِلا نے
اندھیروں میں مُسلسل روشنی کی

وہ خاکی بن گیا نُوری، کہ جس نے
حُسینی میکدے سے میکشی کی

اکہتّر نگ تراشے ایک جیسے
ثنا کیوں کر ہو ایسے جوہری کی

بچھا کر ریت پر خُوں کا مُصلّیٰ
حُسینؑ ابنِ علیؑ نے بندگی کی

ترے ہر لعل نے بحرِ فنا میں
ڈبو دی ناؤ جُھوٹی برتری کی

ترے اِک سجدۂ آخر سے مولاؑ
مچی کونین میں دُھوم آدمی کی

جو ہو رُومالِ زھراؑ سے مُزیّن
بڑی قیمت ہے اُس اشکِ جلی کی

سرکارِ حسینیؑ

فرزندِ نبیؐ، دوشِ مُبارک پہ نہیں ہے
یہ مُہرِ نبوّت پہ اِمامت کا نگیں ہے

ہیں تجھ سے عیاں احمدِؐ مُختار کے جلوے
تُو حیدرؑ و زہراؑ کی تجلّی کا امیں ہے

یہ سجدۂ خالق میں، تو وہ دوشِ نبیؐ پر
نانا ہے جہاں اُس کا نواسہ بھی وہیں ہے

ہے ذاتِ پیمبرؐ میں درخشاں شبِ اَسرا
شبیرؑ بھی قوسین کی منزل کا مکیں ہے

اِسلام کہاں اور کہاں فکرِ یزیدی
یہ فکرِ یزیدی تو جہنّم سے قریں ہے

قُدرت تھی مگر پھر بھی حریفوں کو اماں دی
یہ خُلقِ پیمبرؐ ہے کہ جو بانیِ دیں ہے

وہ ایک ہی میداں تھا، یہاں ہیں کئی میداں
یہ جنگ تری عرصۂ خیبر سے حسیں ہے

سَرکارِ حُسینؑ میں جو نذر کروں کیا
اشکوں کے سِوا کچھ مرے دامن میں نہیں ہے

لختِ دلِ بوترابؑ

در مدحتِ امام حسینؑ

دوشِ نبیؐ پہ لختِ دلِ بوترابؑ ہے
یعنی فلک پہ محوِ ضیا آفتاب ہے

چوسی زبانِ احمدِؐ مرسل ہے اس لئے
شبیرؑ کبریا کی مجسم کتاب ہے

اُلفت کی نکہتوں سے ثنائے حُسینؑ کا
جو شعر ہے وہ باغِ جناں کا گلاب ہے

حق کی قسم یہ حق ہے کہ دونوں جہان میں
کارِ حسینؑ ابنِ علیؑ کامیاب ہے

بے شیر کو شہید کیا کِس قصور پر
بتلاؤ اِس سوال کا کوئی جواب ہے

نیزے پہ کر رہا ہے تلاوت سرِ حسینؑ
معراج پر یہ قربِ خُدا لاجواب ہے

تُو نے دیا ہے شہ رگِ اسلام کو لہو
اکبرؑ ترے شباب سے دیں پر شباب ہے

چشمِ جلی میں آج ہیں کیوں اشکِ تابناک
جامِ ولا میں یہ تو حسینی شراب ہے

madblib.org

منقبتِ سردارِ جناں

در مدحتِ امام حسینؑ

مرنے کو شہؑ نے جینے کا ساماں بنا دیا
کتنا تھا سخت کس قدر آساں بنا دیا

سُرخی نے تیرے خون کی اے فاطمہؑ کے پھول
صحرائے کربلا کو گلستاں بنا دیا

چُپ تھیں جو آیتیں تو مشیّت نے بہرِ خلق
عترت کو بولتا ہوا قرآں بنا دیا

حُلّے جناں سے بھیج کے خالق نے روزِ عید
مُرجھائے پھول تھے ، گُلِ خنداں بنا دیا

ہم کیوں ہوں اُس حُسینؑ کے ماتم پہ معترض
نانا نے جس کے ہم کو مُسلماں بنا دیا

کیا تھا حُرِ دلیر ابھی اور ابھی ہے کیا
کانٹے کو اِک نظر نے گُلستاں بنا دیا

سجدے سے سر بلند ہوا جب سرِ حُسینؑ
نیزے کو کائنات بداماں بنا دیا

اصغرؑ نے تیر کھا کے تبسّم کی ضرب سے
تحریکِ اہلِ شام کو بے جاں بنا دیا

maablib.org

(غیرِ منقوط)

سالکِ راہِ صمد

برائے امام سوئم

اَلسّلام اے سالکِ راہِ صمد
اَلسّلام اے داعیِ سوئے اَحد

اَلسّلام اے گوہرِ سلکِ رسولؐ
اَلسّلام اے لمعۂ طورِ اُصول

اَلسّلام اے لعلِ مولودِ حرم
اَلسّلام اے عطرِ گلہائے اُمم

طاہرہ ، اطہر ، مُحَمّدؐ کی کلی
اُس کا ہر گُل ہے دُو عالم کا وَلی

اُس کا اِک گُل دھر کا سُوئم اِمام
ہے وہ گُلؐ عالی ہُمم اعلیٰ کلام

اُس وَلی کا اِس طرح کاٹا گلا
درد سے روئے رَسُولِ دُوسرا

ہے گِرا اس طرح سے کوہِ الَم
روئے سرور کے وَہاں اہلِ حرم

گرم صحرا اور گُلِ آلِ رَسُولؐ
وُہ کھُلے سر اور وُہ راہوں کی دُھول

کر گئے اھلِ وِلا کارِ دَوام
اَلسّلام اے، السّلام اے السّلام

خاصانِ خُدا

مدحتِ شبّیرؑ

زندگی پر کیف طاری ہے حسینی جام کا
مجھ کو آتا ہے مزا تکلیف میں آرام کا

جلوہ گر نوکِ سناں پر جب ہوا فرقِ حسینؑ
دین اُونچا ہو گیا پیغمبرِ اسلام کا

آگئی شبّیرؑ کے ہاتھوں میں جب زلفِ رسولؐ
آگیا مٹھی میں دامن نظمِ صبح و شام کا

حق کی خاطر کربلائی میکدے کے میگسار
رُخ بدل دیتے ہیں بڑھ کر گردشِ ایّام کا

تیر کھانا، سر کٹانا، منزلِ تسلیم میں
اِن کے بچّوں کے لئے ہے کھیل صُبح و شام کا

جب ہوئے نیزوں پہ خاصانِ خدا کے سر بلند
فرش سے تا عرش پہنچا سلسلہ پیغام کا

کھیل کر تیرِ قضا سے اصغرِؑ بے شیر نے
گردنِ نازک پہ رُوکا ظُلم فوجِ شام کا

رات دن، دِل میں جلتی ہے کربلا والوں کی یاد
یعنی اِک شیشے میں نشّہ ہے بہتّر جام کا

maablib.org

ثنائے شبیرؑ

دو جہاں مدح سرا یوں ہیں برائے شبیرؑ
نعت سرکارِ دو عالم ہے ثنائے شبیرؑ

یک بیک ہو گئیں آیاتِ الٰہی شاداں
آج آغوشِ پیمبرؐ میں جو آئے شبیرؑ

کربلا کیسے بھلا جلوہ گہِ طور نہ ہو
اس میں پھیلی ہے ہر اک سمت ضیائے شبیرؑ

دوشِ احمدؐ پہ جو تھی مُہرِ نبوّت تاباں
بن گئی مسندِ پُر نور برائے شبیرؑ

اَب بھی بجھ جاتے ہیں ایوانِ ستم کے فانوس
جب بھی چلتی ہے ذرا بادِ لوائے شبیرؑ

پیشِ معبود تہِ خنجرِ قاتل سوچو!
کس نے سجدہ کیا دُنیا میں سوائے شبیرؑ

لوحِ محفوظ میں اِس دن کے لئے تھی محفوظ
آئی تطہیر بھی جب دہر میں آئے شبیرؑ

اے جلیؔ مدحتِ شبیرؑ سے ہو کر مسرور
جامِ کوثر تجھے دیتا ہے خدائے شبیرؑ

maablib.org

منقبت
حضرت ابوالفضل العبّاسؑ

خوں بھی قربان کیا راہِ وفا میں لیکن
دین مُحکم ہوا بازوئے علمدار کے ساتھ

جلؔی امروہوی

خوں بھی قربان کیا راہِ وفا میں لیکن

دین مُحکم ہوا بازوئے علمدار کے ساتھ

برائے قمرِ بنی ہاشم

دُنیا میں چھڑا جب بھی کچھ قصّۂ سقائی
عبّاسؑ کے کاندھے پر اک مشک نظر آئی

بھائی تھے مگر پھر بھی اِک دن نہ کہا بھائی
عبّاسؑ کو مولا کی کچھ ایسی ادا بھائی

ہیں ہاتھ قلم دونوں پھر بھی ہے علم اُونچا
یہ شانِ علمداری عبّاسؑ نے دکھلائی

اشکوں کی تجلّی میں جب سازِ ثنا چھیڑا
مجھ کو درِ جنّت سے آوازِ درُود آئی

عبّاسؑ دلاور کے آئینۂ سیرت میں
ہم کو رُخِ حیدرؑ کی تصویر نظر آئی

عبّاسؑ کو پیارے ہیں یُوں مشک و علم دونوں
اِک آس سکینہ کی اِک فوج کی رعنائی

یہ اَشک مُنوّر ہیں نُورِ غمِ مولا سے
یعنی کہ ستاروں نے سُورج سے ضیا پائی

دریا میں رہا لیکن پیاسا ہی نکل آیا
عبّاسؑ کے گھوڑے کی یہ شانِ شکیبائی

maablib.org

در مدحتِ حضرت عبّاسِؑ غازی

محفلِ مولا پہ یُوں صدقے ہیں خُدّامِ وفا
ہے یہاں سے باغِ جنّت صرف دوگامِ وفا

نکہتِ عبّاسِ غازی بس گئی انفاس میں
مَیں تو لینے بھی نہ پایا تھا ابھی نامِ وفا

شام کا تختہ اُلٹ جانے سے ثابت ہوگیا
وار کرتی ہے بڑا بھرپور صمصامِ وفا

سُرخیِ خُونِ شہیداں سے اُبھر کر بہرِ خلق
آفتابِ دینِ حق چمکا سرِ شامِ وفا

دشمنِ آلِ نبیؐ کے مِٹ گئے زرّیں محل
سینۂ گیتی پہ باقی ہے مگر بامِ وفا

روکتے ہو تم عزاداری مگر یہ سوچ لو
ہم نے سیکھا ہے وفا والوں سے اِقدامِ وفا

کہہ رہا ہے کربلائی میکدے کا اژدھام
حشر تک چلتا رہے گا دہر میں جامِ وفا

زینتِ رُومالِ زہرؑا ہیں جلی اشکِ عزا
حق نے بخشا ہے ہمیں بے مثل انعامِ وفا

maablib.org

منقبت برائے ابوالفضل العباسؑ

میرے مولا! میں اِسی دیدۂ خوں بار کے ساتھ
عمر بھر بیٹھا رہوں آپ کی دیوار کے ساتھ

آئے آغوشِ حسینی میں ہُمک کر عبّاسؑ
پھر ہوئیں باتیں اشاروں میں بڑے پیار کے ساتھ

دِل کی آنکھوں نے یہ دیکھا کہ غلاموں کا ہجُوم
آج بھی لپٹا ہوا ہے ترے رہوار کے ساتھ

ہو گئے ختم ہر اک دور کے نمرود و یزید
اے حسینؑ ابنِ علیؑ اک ترے انکار کے ساتھ

بھاگی ہر فوجِ ستم چھوڑ کے دریائے فرات
حیدری شیر کی بس ایک ہی للکار کے ساتھ

ہاتھ کے بوسے لئے شوق سے چومی آنکھیں
کس عقیدت سے مِلا میں ترے زوّار کے ساتھ

دینِ اسلام نے اخلاق سے پایا ہے عُروج
ختم ہو جاتا اگر پھیلتا تلوار کے ساتھ

اُن کی اولاد کو بے جُرم ستایا جائے
یہ عداوت نہیں کیا احمدِ مُختارؐ کے ساتھ

نُورِ ہاشم سے ہے جلوؤں کا تسلسل تُجھ تک
کتنے خُورشید ہیں روشن ترے کردار کے ساتھ

لاکھ پیاسا تھا مگر اسپ وفادار نے بھی
بڑھ کے ہر موج کو ٹھکرادیا اِنکار کے ساتھ

خُوں بھی قُربان کیا راہِ وفا میں لیکن
دِین محکم ہوا بازوئے علمدار کے ساتھ

کربلا دے گئی دُنیائے بشر کو پیغام
کیجئے زیست بسر عظمتِ کردار کے ساتھ

چند لمحوں کے لئے موت ٹھہر جا لِلّٰہ
محوِ دیدار جلی ہے ابھی سرکار کے ساتھ

madlib.org

برائے سقائے حرم

ثنائے جنابِ عباسؑ

سرورِ کونینؐ سے میراث میں پائی وفا
اس لیے زہراؑ کے پھولوں میں اُتر آئی وفا

رہ گیا مٹ کر جہاں سے کج کُلاہوں کا غرور
جب ملوکیت کے ایوانوں سے ٹکرائی وفا

کر گیا ثابت جہاں پر عشقِ سقائے حرم
خونِ ناحق پی کے پاتی ہے توانائی وفا

پیشِ رب جس دم دُعا کی حیدرِ کرّار نے
عرش سے شاہِ وفا بن کر اُتر آئی وفا

عاشقانِ حق کا مرکز بن گئی کرب و بلا
محفلِ ہستی پہ کتنی شان سے چھائی وفا

خونِ عبّاسِ جری سے ہوگئی گردوں مقام
کر رہی ہے اِن کے در پر یوں جبیں سائی وفا

سخت پیاسا تھا مگر ٹھکرا دیا آبِ فرات
صحبتِ آقا سے گھوڑے میں اُتر آئی وفا

دامنِ فکرِ جلی پھیلا جو بابِ علم پر
پھر ثنا کے پھول باغِ خُلد سے لائی وفا

درشناۓ عباسؑ علمدار

تو دلبرِ زہراؑ پسرِ شیرِ خُدا ہے!
پیکر میں ترے خُون ترا بول رہا ہے!

اللہ غنی یہ ترا رُتبہ ، یہ فضیلت
تُو کتنے اِماموں کی فضاؤں میں پلا ہے

عبّاسِ علمدار کے پرچم کی ہوا سے
شاہوں کا کہیں تخت کہیں تاج گرا ہے

اِک شیر نے افواجِ یزیدی کو بھگا کر
دریا کی ترائی میں علم گاڑ دیا ہے

کیسے نہ کروں مدحتِ عموئے سکینہؑ
یہ مدحتِ مولا تو مرے دِل کی غذا ہے

یہ آج بھی دیوارِ شہادت پہ ہے تحریر
جمہور نے تو خُون بہتّر کا کیا ہے

ہے مُستعد ظُلم تو یہ سُوچ لے دُنیا
ہم کو بھی یاد درسِ شہنشاہِ وفا ہے

جب رُوحِ جلی عشقِ علمدار میں نکلی
پھر میری قضا نے بھی مجھے پیار کیا ہے

maablib.org

جادۂ حق

علمدارِ حسینیؑ

کعبۂ دیں کی حفاظت کو خدائے جبّار
بھیج دے فوجِ ابابیل برائے کُفّار

ہر مُسلمان تعصّب کو مِٹائے دِل سے
جادۂ حق میں یہ حائل ہے مثالِ دیوار

مَیں نے اِس جُوش سے کی مدحِ جنابِ عبّاسؑ
وجد میں آ گئے گلزارِ جناں کے سردار

مِٹ گئے سارے زمانے سے نشاناتِ یزید
ہے زمانے میں مگر پرچمِ غازی ضَوبار

اِن میں ہیں سارے بزرگانِ سلف کے جوہر
گویا سیرت کی انگوٹھی میں نگینے ہیں ہزار

مرضیِ شاہ پہ یُوں آپ اُٹھاتے ہیں قدم
جیسے سُورج سے ہو وابستہ قمر کی رفتار

تیغِ عباسؑ چلی جب تو یہ سمجھے اعدا
چل رہی ہے دمِ پیکار علیؑ کی تلوار

تُم دمِ نزع بھی آتے ہو سُنا ہے میں نے
مَوت آئے گی تو خُوش ہوگا تمھارا بیمار

maablib.org

نقشِ قدمِ عبّاسؑ

کیوں نہ آئے جوش پر بحرِ کرم عبّاسؑ کا
نام ہے میرے لبوں پر دم بہ دم عبّاسؑ کا

کج روش شاہوں کے سر سے تاجِ زرّیں گر گئے
دیکھنا چاہا جو مینارِ حشم عبّاسؑ کا

اُس طرف چلتی رہے گردن پہ شمشیرِ ستم
اِس طرف بھرتا رہوں میں پھر بھی دم عبّاسؑ کا

اَب بھی لہرا کر فضا میں دشمنِ شبّیرؑ پر
ضربت کاری لگاتا ہے عَلم عبّاسؑ کا

سرفروشانِ رہِ حق چومتے ہیں رات دن
کس وفورِ شوق سے نقشِ قدم عبّاسؑ کا

رحمتِ معبود اپنے گرد کرتی ہے طواف
بات اتنی ہے کہ ہم رکھتے ہیں غم عبّاسؑ کا

خُوں سے تاریخِ وفا تحریر کرنے کے لئے
بن گیا بازو قلم ہو کر قلم عبّاسؑ کا

اے جلّی سوزِ الم کے لُطف سے ہر اشک میں
دیکھتے ہیں روضۂ پُر نور ہم عبّاسؑ کا

maablib.org

مدحتِ جانِ بوتراب

ثنائے حضرت عباسؑ

دین کے گلشن میں دیکھو، یہ تضادِ انتخاب
تم نے کانٹے چن لیے ہم نے چنے تازہ گلاب

فرطِ ہیبت سے لرز اٹھے زمانے کے یزیدؑ
جب ہوا آئی ترے روضے سے جانِ بوتراب

پرچمِ عباسؑ غازی کی مقدس چھاؤں میں
روز و شب پیتے ہیں ہم عشقِ حسینی کی شراب

حملۂ عبّاسؑ سے تھرّا کے بھاگی فوجِ شام
کب ٹھہرتے ہیں اندھیرے روبروئے آفتاب

خُون کے قطروں سے مولا کربلا کی خاک پر
درس گاہِ ایزدی کا لکھ گئے زرّیں نصاب

مدحتِ عباسؑ سے رکھتا ہے ربطِ مُستقل
چھپ نہیں سکتا کبھی میرے سُخن کا آفتاب

آپ کی مدح و ثنا سے اے علمدارِ حسینؑ
دورِ پیری بن گیا میرے لئے دورِ شباب

اے جلیؔ جوشِ ولا سے آج ہر اشکِ وِلا
بن گیا دامن پہ آکر باغِ جنّت کا گُلاب

maablib.org

در مدحتِ حضرت عباسؑ

۞

درِ آلِ نبیؐ کو چھوڑ کر مسلم کہاں ٹھہرا
جہاں پہ کج کُلاہی کے اندھیرے تھے وہاں ٹھہرا

۞

مُجھے دیکھا جو اَشک اَفشاں تو یادوں میں چلا آیا!
مرا مولا مری حالت پہ یُوں بھی مہرباں ٹھہرا

۞

ترے نقشِ قدم کی روشنی پھیلے نہ کیوں ہر سو
کہ تو آخر بنی ہاشم کا ماہِ ضَوفشاں ٹھہرا

۞

حسینؑ ابنِ علیؑ روزِ ازل ہی ناخدا ٹھہرے
مگر عباسؑ کشتیِ وفا کا بادباں ٹھہرا

تجلّی ریز پیکر سے درخشاں ہو گیا پانی
علیؑ کا چاند خوش ہو کر لبِ دریا جہاں ٹھہرا

شہیدانِ وفا تو چشمِ حق کے چاند تارے تھے
مگر سبطِ پیمبرؐ بندگی کا آسماں ٹھہرا

چُنا دشتِ منیٰ تو رب نے اسمٰعیلؑ کی خاطر
بہتّر کا مگر کرب و بلا میں امتحاں ٹھہرا

مہ و خورشید تابندہ ہوئے ذرّے دمک اُٹھے
زمینِ کربلا پر جب حسینی کارواں ٹھہرا

منقبت جناب زینب س

دہر میں مہرِ امامت کی ضیا ہیں زینب س
عرشِ اوصاف پہ یوں جلوہ نُما ہیں زینب س

کیوں نہ ہوں وقتِ خوشی محوِ تشکر حیدرؑ
نُصرتِ حق کے لئے حق کی عطا ہیں زینب س

اِن کی سیرت میں ہیں اُوصافِ سلف کے جوہر
اِس لئے پیکرِ تسلیم ورِضا ہیں زینب س

سیلِ آلام میں ہیں صبرِ نبیؐ کی تصویر
اور ہنگامِ غضب شیرِ خدا ہیں زینبؑ

شکر و ایثار میں ہیں شکرِ پیمبرؐ کی نظیر
غیظ میں آئیں تو موسیٰؑ کا عصا ہیں زینبؑ

اِن کے کردار کی کیوں کر نہ تجلّی پھیلے
شام میں روشنیِ کرب و بلا ہیں زینبؑ

ظلمتِ ظُلم کی یلغار میں ہیں ظلم شکن!
دشمنِ حق کے لئے تیغِ قضا ہیں زینبؑ

بَرملا کہہ گیا انجام ستمگاروں کا
اُن سے خالق ہے خفا جن سے خفا ہیں زینبؑ

maablib.org

منقبت برائے ظہورِ دلبرِ شبیرؑ علیہ السّلام

جنابِ عابدؔ

شادماں ہو کر ظہورِ دلبرِ شبیرؑ سے
فرش پر اُتریں بہاریں خُلد کی جاگیر سے

سیرت و کردار کے آئینۂ شفاف میں
چودہ تصویریں مِلی ہیں آپکی تصویر سے

حضرتِ شبیرؑ میں شامل ہے اِن کا نور بھی
اِس لئے یہ متصل ہیں چادرِ تطہیر سے

صبر و ایثار و تشکر، بندگی، صدق و صفا
یہ ہیں وہ جلوے جو بکھرے آپکی تنویر سے

سارا دربارِ یزیدی تھرتھرا کر رہ گیا
تم نے پگھلا دیں چٹانیں گرمیِ تقریر سے

وہ فضائے شام میں زنجیرِ عابدؑ کی صدا
کم نہ تھی ہرگز صدائے نعرۂ تکبیر سے

شاہ کی آغوش میں عابدؑ ہیں یوں جلوہ فگن
جیسے قرآنِ مبیں ہو منسلک، تفسیر سے

مجھ میں کب ہے تابِ مدحت وہ تو یہ کہیئے جلیؔ
فن کا صدقہ مل رہا ہے دلبرِ شبیرؑ سے

مدحِ امام زین العابدینؑ

غلط ہے یہ سراسر، تیغِ جوہر دار سے چمکا
نبیؐ کا دیں، نبی زادوں کے خوں کی دھار سے چمکا

ہمیں تسلیم، شاہوں کے سروں پر تاجِ زر چمکے
مگر اسلام کس دن، کب کسی دربار سے چمکا

مٹی تھی آدمی کی آدمیّت وہ تو یہ کہیئے
مقدّر آدمیّت کا ترے کردار سے چمکا

وہ دربارِ یزیدی اِس لئے ہیبت سے تھرّایا
علیؑ کی تیغ کا جوہر تری گفتار سے چمکا

یہ سب تعلیمِ عابدؑ کا اثر ہے اے جہاں والو!
کہ نجمِ قسمتِ انساں، جہاں میں پیار سے چمکا

اسیرانِ ستم کو، جراُت گفتارِ حق بخشی
جہاں میں مہرِ آزادی ترے ایثار سے چمکا

دیارِ شام پر چھائے ہوئے گہرے اندھیروں میں
اُجالا صبح کا سجّاد کے افکار سے چمکا

نہ زورِ علم سے چمکا نہ دانش سے ہوا روشن
جلیؔ کا فنِ مدحت آپ کی سرکار سے چمکا

maablib.org

معراجِ محبّت

در مدحتِ جنابِ سجادؑ

یہ ہے معراجِ محبّت تری اسلام کے ساتھ
بندگی وَجد میں آتی ہے ترے نام کے ساتھ

ہم غلامانِ علیؑ، دیں کی حفاظت کے لئے
پنجہ کش آج بھی ہیں گردشِ ایام کے ساتھ

کیوں نہ ہوں شام کی راہوں کے اندھیرے روشن
کارواں نور کا چلتا ہے ترے گام کے ساتھ

دیکھی دُولت کی تجلّی تو سکّانِ دُنیا
چھوڑ کر کعبۂ دیں مِل گئے اَصنام کے ساتھ

دین داروں نے قیادت سے نوازا، اُس کو
عشق تھا عشق جِسے بادۂ گُلفام کے ساتھ

اے مُسلمان! ذرا غور سے تاریخ میں دیکھ
کون ہے دشمنِ دیں کون ہے اسلام کے ساتھ

نُورِ شبیرؑ ہے تو، نُورِ علیؑ، نورِ بتولؑ
کتنے انوار ابھرتے ہیں ترے نام کے ساتھ

اے جلی سبطِ نبیؐ، کیوں کسی جابر سے ملے
ربط کیا صبحِ درخشاں کا بھلا شام کے ساتھ

برائے شہزادہ علی اکبرؑ

بولی، دلِ شاعر سے وِلائے علیؑ اکبر
خالق کی عبادت ہے ثنائے علیؑ اکبر

آغوشِ حسینی میں ہے یہ پارۂ مُصحف
کہتی ہے دِل آویزہ ادائے علیؑ اکبر

ہیں صورت و سیرت میں پیمبرؐ سے مُشابہ
قُدرت کا یہ اعزاز برائے علیؑ اکبر

حشمت ہے عیاں اِن سے جلالت سے درخشاں
ہاشم کی ہے تصویر، لقائے علیؑ اکبر

اللہ غنی تابشِ ہر قطرۂ خوں سے
کعبے میں ہر اک سُو ہے ضیائے علیؑ اکبر

وہ بارشِ ناوک میں بھی تھا عشقِ الٰہی
وہ بہرِ اذاں جوشِ صدائے علیؑ اکبر

اے حیدرِ کرّار ذرا دیکھئے آکر
وہ پیاس کا غلبہ، وہ وِغائے علیؑ اکبر

گھبرا نہ جلّی ہم تری بخشش کے ہیں ضامن
گونجی سرِ محشر یہ نوائے علیؑ اکبر

madlib.org

مدحِ شہزادۂ قاسمؑ

اک گلِ باغ امامت ہیں جنابِ قاسمؑ
پرتوِ نورِ رسالت ہیں جنابِ قاسمؑ

دیکھ کر سیرتِ اطہر کو پکاری دُنیا
خلقِ احمدؐ کی وراثت ہیں جنابِ قاسمؑ

لاکھ کم سن ہیں ہزاروں پہ ہیں بھاری پھر بھی
رَن لرزتا ہے وہ طاقت ہیں جنابِ قاسمؑ

ایک ہی وار میں ازرق کو بھی دُو نیم کیا
پیکرِ شانِ شجاعت ہیں جنابِ قاسمؑ

رَہروانِ رہِ تسلیم اسیرِ کرب و بلا
سُرخیِ خُونِ شہادت ہیں جنابِ قاسمؑ

شمعِ محفلِ اُلفت ہیں جنابِ شبیرؑ
اور پروانۂ اُلفت ہیں جنابِ قاسمؑ

ماہِ شبّرؑ کی تجلّی سے ہے عَالم پہ عیاں
گویا قُرآں کی سُورت ہیں جنابِ قاسمؑ

زورِ باطل کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں جلی
مشعلِ راہِ ہدایت ہیں جناب قاسمؑ

مدحتِ شہزادہ علی اصغرؑ

تمہاری منقبت یوں خُوب صورت ہے، علی اصغرؑ
کہ یہ تو مصحفِ ناطق کی آیت ہے علی اصغرؑ

مُشامِ اہلِ ایماں پھر معطر کیوں نہ ہوں آخر
تمہاری بزم میں خوشبوئے جنّت ہے، علی اصغرؑ

مُسلسل کہہ رہی ہے سیرتِ انور کی ضوپاشی
تری صورت، کلامِ حق کی سُورت ہے علی اصغرؑ

یزیدی فوج کو ضربِ تبسم سے کچل ڈالا
تمہارے خوں میں آبائی شجاعت ہے علی اصغرؑ

بیاں اوصاف ہو سکتے نہیں بس مختصر یہ ہے
تمہارا نام لینا بھی عبادت ہے علی اصغرؑ

یہ سنتے ہی خوشی سے آ گئے آغوشِ سرور میں
جہادِ حق میں تیری بھی ضرورت ہے علی اصغرؑ

ہُوا ہر دور میں، تاثیرِ عالم گیر سے ثابت
سُبک ہے جس سے ہر طاقت وہ طاقت ہے علی اصغرؑ

ہیں دادا ساقیِ کوثر، تو خاتونِ جناں دادی
پدر بھی آپ کا سردارِ جنّت ہے، علی اصغرؑ

maablib.org

در ثنائے امام محمد باقرؑ

یادِ یثرب دِل میں ہے لَب پر نجف کا نام ہے
مُصطفائی میکدہ ہے مُرتضائی جام ہے

دہر میں عکسِ رُخِ باقرؑ سے اللہ غنی
کتنی نورانی سحر ہے کتنی روشن شام ہے

نام مولا کا وظیفہ ہے زباں پر دن رات
اِس لئے مجھ سے گریزاں گردشِ ایام ہے

جذبے ایک اِک عمل میں آیتوں کی روشنی
آپ کی ذاتِ گرامی سر بہ سر اسلام ہے

عقل و دانش کا بھکاری علم و حکمت کا فقیر
آپ کے ٹکڑوں پہ پل کر صاحبِ اکرام ہے

ہے محمدؐ سے محمدؐ تک تسلسل نور کا
اِن کے رُخ پر بھی وہی جلوہ وہی پیغام ہے

پیشِ مولا دہر میں یہ بادشاہی غُلغُلہ
میکدے میں ایک آوازِ شکستِ جام ہے

اپنی قسمت پر ہوں نازاں شاعرانِ آل میں
آپ کی مدحت سے تابندہ جلی کا نام ہے

maablib.org

مدحتِ امام محمد باقرؑ

ذکرِ پُرنُور سے پھیلی جو ضیائے باقرؑ
یُوں لگا ہم کو کہ اِس بزم میں آئے باقرؑ

جُھوم اُٹھا جوشِ مُسرّت سے گُلستانِ رسُولؐ
ایسے کچھ وجد سے کی مَیں نے ثنائے باقرؑ

اِن کا ہر ایک عمل کیوں نہ ہو خالق کو پسند
ہے لقائے شہ لولاکؐ لقائے باقرؑ

اِس سے ملتا ہے سدا لُطفِ ہوائے جنّت
یوں ہے اِک خلقِ خُدا زیرِ لوائے باقرؑ

اِس لئے نقشِ قدم پر ہے زمانے کا سفر
رہبرِ خُلد ہے نقشِ کفِ پائے باقرؑ

زہد و تقویٰ کی تجلّی تو سخا کی تنویر
کیوں نہ مسرور رہو باقرؑ سے خُدائے باقرؑ

خیر مقدم کو بڑھا جوش میں جلووں کا ہجوم
بزمِ تکوین میں اِس شان سے آئے باقرؑ

ہر طرف علمِ امامت کے جو بکھرے جلوے
بن گئی مرکزِ انوار ضیائے باقرؑ

maablib.org

مدحتِ امام جعفر صادقؑ

بشر کو سر بُلندی مِل گئی جعفرؑ کی حکمت سے
جہانِ علم روشن ہو گیا مہرِ امامت سے

درِ صادقؑ پہ آجاتے تو جاتے جھولیاں بھر کر
تونگر ہو گئے سائل تری شانِ سخاوت سے

خزانے تھے، حکومت تھی، سپاہِ جور تھی پھر بھی
لرزتے تھے سلاطینِ ستم جعفرؑ کی ہیبت سے

بنے ناچیز ذرّے آسمانِ علم کے تارے
مُسلسل فیض پا کر جلوۂ نُورِ رسالت سے

حکُومت کا وہ عَالِم، علمِ صادقؑ سے جو ٹکرایا
سرِ دَربار رسوا ہو گیا فرطِ خجالت سے

منوّر بُوریہ رہتا یہ تھی سجدوں کی تابانی!
مرے آقا کو کتنا عشق تھا رب کی عبادت سے

مِٹا، یُوں محفلِ ہستی سے ہر اک دشمنِ مولاؑ
فنا فرعون جیسے ہو گیا موسیٰؑ کی ضربت سے

جلیّ، اس سیم و زر کا کیا کرے گا یہ تو فانی ہے
اسے قرطاسِ جنّت بخشیئے بابِ امامت سے

maablib.org

منقبت امام موسیٰ کاظمؑ

اِس لئے وقفِ نوازش گردشِ ایام ہے
میری لوحِ قلب پر ہر دَم تمھارا نام ہے

بابِ کاظمؑ سے بہارِ خُلد ہے نزدیک تر
عاشقانِ حق کا یُوں اِس پر ہجومِ عام ہے

میرے موٗلا کی یہ شانِ سیر چشمی دیکھئے
دشمنوں پر بھی مُسلسل بارشِ اکرام ہے

قولِ کاظمؑ کیوں نہ ہو مثلِ حدیثِ مصطفےٰؐ
شرحِ قرآنِ مبیں اِن کا ہر اک اقدام ہے

❁

اللہ اللہ تیرا کیا کہنا دیارِ کاظمین
تیری صبحیں خلد پرور، رشکِ جنّت شام ہے

❁

روئے انور سے جلالِ ابنِ جعفر دیکھ کر
بادشاہِ فتنہ پرور لرزہ بر اندام ہے

❁

یہ اگر چاہیں اُلٹ دیں تختۂ بغداد کو
اِن کے قبضے میں عنانِ گردشِ ایام ہے

❁

زیرِ محرابِ تفکّر میں ہوں اور کلکِ ثنا
بس جلیؔ کو رات دن اس بندگی سے کام ہے

❁

madblib.org

مدحتِ امام علی رضاؑ

یُوں تصدّق ہیں رضاؑ پر سرفروشانِ رضاؑ
ہے بہارِ باغِ جنّت زیرِ دامانِ رضاؑ

پھول برساتی ہیں زہراؑ گلشنِ فردوس سے
جب ثنا کرتے ہیں محفل میں ثنا خوانِ رضاؑ

تاجِ زرّیں تھر تھرا اُٹھا سرِ مامون پر
وہ جلالت کی فضائیں دیکھ کر شانِ رضاؑ

مستقل ہے نصرتِ معبودان کی پشت پر
یوں ہر اک طاقت پہ بھاری ہیں غلامانِ رضاؑ

اُس نے دیکھے یثرب و بطحا، نجف اور کاظمین
جس نے دیکھا دیدۂ دِل سے خُراسانِ رضاؑ

آندھیوں میں بھی رکھے روشن شریعت کے چراغ
دین کے سر سے نہ اُترے گا یہ احسانِ رضاؑ

یہ زیارت آخری ہو زندگی میں کیا خبر
مجھ کو رونے دے درِ اقدس پہ دربانِ رضاؑ

بابِ کاظمؑ پر جلی خیرات لینے کے لئے
سال بھر کے بعد آتے ہیں فقیرانِ رضاؑ

maablib.org

مدحتِ امام علی رضاؑ

آج آتے ہی لبوں پر آٹھویں مولاؑ کا نام
یوں لگا پیتا ہوں جیسے بادۂ کوثر کے جام

عرش سے تا فرش ہے ہر سمت بارانِ درود
ہو رہا ہے محفلِ کونین میں جشنِ امامؑ

کس قدر ہے کیف پرور آج میلادِ رضاؑ
چل رہے ہیں میکشوں میں چیدہ میخانوں کے جام

دہر میں ذاتِ رضاؑ ہے مظہرِ ذاتِ رسولؐ
ہے کلامِ حق سراسر آپ کا حُسنِ کلام

موسیِ کاظمؑ عقیدت سے تمہارے چاند کو
ماہتاب و مہر و انجم روز کرتے ہیں سلام

اے مرے مولا، تری روحانیت کے فیض سے
بن گئے اسلام کی طاقت، ترے در کے غلام

مرضیِ رب سے یہاں محوِ تجلّی آپ ہیں!
شہرِ مشہد پر نہ کیوں ہو رحمتوں کا اژدہام

سچ تو یہ ہے آج دُنیائے سُخن میں اے جلّی
مدحتِ مولا سے روشن ہو گیا تیرا کلام

maablib.org

مدحتِ امام محمد تقیؑ

وابستہ اِس طرح سے ہے تقویٰ تقیؑ کے ساتھ
جیسے سحر کا ربط ہے تابندگی کے ساتھ

دستِ رضاؑ پہ آئے جو مولاؑ خوشی کے ساتھ
دو چاند جگمگائے عجب چاندنی کے ساتھ

اِن میں ہیں نو اماموں کے انوار جلوہ ریز
یوں پختگیِ فکر ہے اِس کم سنی کے ساتھ

ہر سمت آگہی کے اُجالے بِکھر گئے!
اُبھرا جو مہرِ علمِ تقیؑ روشنی کے ساتھ

رُعب و جلالِ علمِ امامت کو دیکھ کر
یحییٰ نے ہار مان لی کِس عاجزی کے ساتھ

ثابت کیا یہ قِصّہ ماہی و باز نے
ہر اک اِمام خَلق ہوا آگہی کے ساتھ

ہر سُو جہاں میں اِن کے فضائل ہیں ضوفشاں
تائیدِ کردگار ہے سبطِ نبیؐ کے ساتھ

فکرِ جلیؔ نے آلِ نبیؐ کے حضور میں!
کاٹی تمام عُمر ثناء گستری کے ساتھ

maablib.org

مدحتِ امام علی نقیؑ

۞

رہِ طلب میں وہ ہر قدم پر چراغِ وحدت جلا رہے ہیں
وہ ایک جلوہ دکھا رہے ہیں تو لاکھ جلوے چھپا رہے ہیں

۞

تقیؑ کی آغوش میں نقیؑ ہیں کہ مصحفِ پاک پر حمائل
رکھے ہیں دو آئینے مقابل جو دم بہ دم جگمگا رہے ہیں

۞

نقیؑ جو پیدا ہوئے تو بڑھ کر مَلک نے آواز دی فلک پر
کہ زہد و تقویٰ کے سارے جلوے سمٹ کے مرکز پہ آرہے ہیں

۞

تقیؑ سے تا اوّل ہمیبرؑ خوشی ہے سب کو بہ حکمِ داور
ذرا جو یہ مُسکرا دیئے ہیں تو کتنے گل مُسکرا رہے ہیں

جہاں سے گزرے ہیں میرے رہبر تجلّیوں کا ہجوم لے کر
وہ راستے کہکشاں کی صُورت زمیں پر جگمگا رہے ہیں

وہ ریگِ داماں بہ لطفِ داور، دمکتا سونا بنی سراسر
حضورِ ہاشم کا داغِ عسرت بہ ایں کرامت مٹا رہے ہیں

وہ شاہی دربار کے اراکیں، وہ تختِ علیٰ، وہ تاجِ زرّیں
ذرا جو مولا غضب میں آئے تو سب کے سب تھرتھرا رہے ہیں

رُکی ہوئی نبضِ زندگانی اُبھر گئی ہے بہ شادمانی
ذرا جلی نے جو سُن لیا ہے وہ آ رہے ہیں وہ آ رہے ہیں

مدحتِ امام حسن عسکریؑ

جشن کے دِن لے کے اُمیدِ عطائے عسکریؑ
کاسۂ دِل لے کے آئے ہیں گدائے عسکریؑ

ایسا لگتا ہے مجھے جیسے حضورِ مُصطفےٰؐ
کررہا ہوں میں مدینے میں ثنائے عسکریؑ

اِن کی شانِ منزلت کیسے نہ ہو گردُوں مقام
چاند، سُورج چُومتے ہیں نقشِ پائے عسکریؑ

دشمنانِ آل بھی آخر ہوئے اِن کے مُرید
دیکھ کر عشقِ خُدا میں سجدہ ہائے عسکریؑ

تخت تھرّانے لگے، گرنے لگے شاہوں کے تاج
کیا جلالت خیز تھا، رُعبِ لِقائے عسکریؑ

آرہا ہے اہلِ حق کو جامِ کوثر کا مزا
گلشنِ فردوس ہے بزمِ ولائے عسکریؑ

ابرِ باراں ٹوٹ کر برسا بہ اعجازِ دُعا
عسکریؑ پر ہے کرم فرما خُدائے عسکریؑ

روئے تاباں میں جلی رَب کی تجلّی دیکھ کر
ہوگئے سارے درندے بھی فدائے عسکریؑ

maablib.org

مدحتِ حضرت امامِ زمانہؑ

آسماں پر چاندنی فرشِ زمیں پر چاندنی
عسکری کے چاند سے پھیلی ہے گھر، گھر چاندنی

بن گئی ہے ہر نگاہِ شوق یکسر چاندنی
آرہی ہے پردۂ غیبت سے چھن کر چاندنی

دِن کو سُورج کی شعاعیں دَم بہ دَم ہیں سجدہ ریز
رات کو کرتی ہے سجدہ اِن کے در پر چاندنی

سیّدہ کا چاند نکلا، نور کی کرنیں لئے
خانۂ نرجس سے ہے تا حوضِ کوثر چاندنی

ضو فگن نورِ مسرت قطرۂ ہر اشک میں
یوں تبسم ریز ہے پانی کے اندر چاندنی

ماہِ نرجس کی وِلا ہے مستقل جلوہ گُزیں
بن گیا ہے اِس لئے قلبِ سخنور چاندنی

حضرتِ حُجّت سے زہرا تک ہیں سب ماہِ تمام
سلسلہ در سلسلہ ہے تا پیمبرؐ چاندنی

ہے نبیؐ کے بارہویں مہتاب سے ربطِ جلی
بن گیا میرا عریضہ یوں سراسر چاندنی

maablib.org

مدحتِ حضرت امامِ زمانہؑ

اشکوں میں مرے جلوہ سجا دیجئے مولا
یُوں تشنگیِ دید بجھا دیجئے مولا

اے اہلِ جہاں مہدیؑ دوراں ہوا ظاہر
کعبے سے کسی دن یہ صدا دیجئے مولا

صحراؤں، مساجد میں، گلستاں میں جبل میں
ڈھونڈوں میں کہاں اتنا بتا دیجئے مولا

دِکھلا کے ہر اِک گام پہ انوارِ الٰہی
کونین کو جلووں سے سجا دیجئے مولا

میں سامرہ جاتا ہوں خیالوں میں ہر اک روز
اِن خوابوں کو تعبیر بنا دیجئے مولا

پھر درپۂ آزار ہیں اسلام کے دشمن
اِن کا سرِ پندار جُھکا دیجئے مولا

جو آپ کی فرقت سے شب و روز ہیں رنجور
اِن درد کے ماروں کو دوا دیجئے مولا

سوزِ غمِ اُلفت کی ضیا اور بڑھا کر
دِل، روشنیِ طور بنا دیجئے مولا

خالق کی زمیں جن سے بنی نارِ جہنّم
اُن جھوٹے خداؤں کو مِٹا دیجئے مولا

انسان کہ ننگِ بنی آدمؑ ہے جہاں میں
انسان کو انسان بنا دیجئے مولا

میں حشمتِ دنیائے زبوں کا نہیں طالب
عقبیٰ میں مگر شان بڑھا دیجئے مولا

میدانِ ثنا گوئی میں اشعارِ جلی کو
گلدستۂ فردوس بنا دیجئے مولا

تطہیرِ سُخن

عترتِ اطہار کا انعام تطہیرِ سُخن
در حقیقت ہے دِلی الہام تطہیرِ سُخن
کہہ رہا ہے صاف زائرؔ یہ ہر اک حرفِ کلام
فِکر کی پاکیزگی کا نام تطہیرِ سُخن

سید آباد محمد نقوی زائرؔ امروہوی

جلیؓ، قنبرؓ اُدھر ہیں فخرِ حیدرؑ
اِدھر اخلاق کا جوہر ہیں فضّہؓ

maablib.org

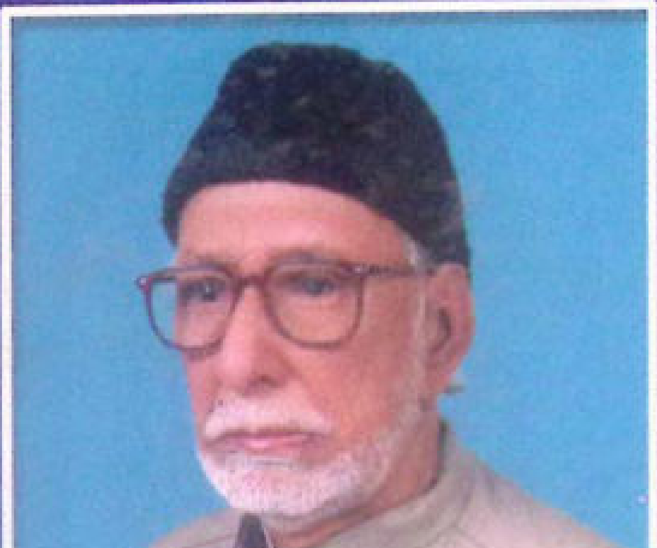

جلی امروہوی